UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226212
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲ - ۱/۲۹۷۵ م Accession No. ۱۷۰۹۷

Author انوار اللہ خاں

Title شیخ الاسلام

This book should be returned on or before the date last marked below.

اللّٰهم انا نعوذ بک من علم لا ینفع و من قلب لا یخشع

بحمد اللہ العزیز العلام رسالہ نور افزائے بصیرت اہل اسلام

بکشف حقیقت ازالۃ الاوہام موسوم بہ

مفاتیح الاعلام

Checked 1969.

یعنی

فہرست افادۃ الافہام

مولفہ خیرخواہ انام عالیجناب فضیلت مآب شیخ الاسلام والمسلمین علامۃ الحاج مولانا حافظ مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر

معین المہام امور مذہبی صدر الصدور صوبجات دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن

باہتمام مولانا ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم صانہ اللہ عن شرور الجہول والظلوم

بہ تصحیح جناب مولوی محمد وزیر صاحب

محمود پریس حیدرآباد دکن میں زیور طبع سے آراستہ کی گئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اہل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب مولوی مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب ازالۃ الاوہام ایک بسوط کتاب ہے جس کے تقریباً ہزار صفحے ہونگے اگر اس کا جواب لکھا جائے تو کئی جلدوں میں ہوگا۔ تضیع اوقات کے خیال سے علمانے اس کی طرف توجہ نہیں کی لیکن اس عاجز نے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ پر عمل کر کے اُس کے چند ضروری اور قابل توجہ مباحث پر بحث کی ہے جس کے مضامین کی فہرست یہ ہے۔ اور بمناسبت مقام چند فوائد زیادہ کئے گئے ہیں۔

رموز فہرست

ق - قرآن شریف۔	ح - حدیث شریف۔
م - مرزا صاحب کا قول۔	ل - ازالۃ الاوہام مولفہ مرزا صاحب
ی - براہین احمدیہ مولفہ مرزا صاحب	ع - عصائے موسے مولفہ منشی الٰہی بخش صاحب
ک - الذکر الحکیم مولفہ ڈاکٹر مولوی عبد الحکیم صاحب	س - مسیح الدجال مولفہ ڈاکٹر صاحب ممدوح
ص - صفحہ افادۃ الافہام حصہ اول کا۔	ف - صفحہ افادۃ الافہام کے حصہ اول کا

واضح ہو کہ منشی الٰہی بخش صاحب مؤلف عصائے موسیٰ وہ شخص ہیں کہ مدتوں مرزا صاحب
کی رفاقت کر چکے ہیں اور مرزا صاحب نے اُن کی تعریف ضرورۃ الامام میں اس طرح کی ہے یہ بشر
انسان نیکبخت متقی پرہیزگار ہیں اور فرمایا ہے کہ ابتدا سے ہمارا اُن کی نسبت نیک گمان ہے
اور اخیر پر یہ دعا فرمائی ہے کہ خدائے پاک اُس کے ساتھ ہو۔ ع ۳

اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کی نسبت مرزا صاحب اول المومنین فرمایا کرتے تھے
اور اُن کی نکتہ چینیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور قبول فرمایا کرتے تھے اُن کے
ذہن کو نہایت رسا اور فہم کو نہایت سلیم فرمایا کرتے تھے۔ ک ۳۱

مرزا صاحب نے اُن کی تفسیر کی بھی تعریف کی کہ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں
نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے فصیح و بلیغ ہے۔ ک ۵۴

مرزا صاحب کے دھوکا دینے والے اقرار و اقوال

ھ۔ فلسفی قانون قدرت سے اوپر اور ایک قانون قدرت ہے۔ ص ۳۴۴

ھ۔ نیچریوں کو خدا و رسول کے قول کی عظمت نہیں۔ ص ۵۲

ھ۔ جو بات نیچریوں کی سمجھ میں نہیں آتی محال کہہ دیتے ہیں۔ ص ۲۷

ھ۔ عقل سے حکمت و قدرت الٰہی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ص ۷

ھ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں ص ۱۱

ھ۔ بجز خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ہادی و مقتدا نہیں۔ ص ۲۸۷

ھ۔ محبت حضرت کی ضروری ہے ص ۱۱

ھ۔ وحی رسالت منقطع ہے۔ ص ۱۰

ھ۔ قرآن مکمل ہے اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ ص ۱۰

ھ۔ قرآن کا ایک لفظ کم و زائد نہیں ہو سکتا ص ۱۱

ھ۔ قرآن کی خبر قطعی ہے۔ ص ۴۲

ھ۔ غیر قرآن کے واقعات معلوم نہیں ہو سکتے۔ ص ۱۰۳

ھ۔ ہماری نجات قرآن پر موقوف ہے ی ۹۲

ھ۔ شریعت قرآنی مکمل اور مختتم ہے۔ ی ۱۰۹

ھ۔ قرآن کی حافظ ہزارہا تفسیریں ہیں ی ۱۱

ھ۔ مومن کا کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے۔ ل ۳۲۸

ھ۔ تفسیروں کی وجہ سے قرآن کا محرف ہونا محال ہے۔ ص ۱۱

ھ۔ نصوص ظاہر پر محمول ہیں و ۱۱۷

ھ۔ نئے معنی گھڑ لینا الحاد و تحریف ہے ص ۵۶

ھ۔ قرآن کے خلاف الہام کفر ہے ص ۱۸۵

ھ۔ نیا الہام شریعت کا نازل ہونا محال ہے۔ ی ۱۱۱

ھ۔ الہام مخالف شریعت حقہ ہو نہیں سکتا۔ ی ۲۳۵

ھ۔ کشف میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے۔ ص ۱۸۵

ھ۔ انجیل الہامی کتاب نہیں اسی نے لوگوں کو گمراہ کیا۔ ص ۴۸

ھ۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر گمراہی کو نیست و نابود کر دینگے ص ۱۵

ھ۔ میں برخلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کیلئے مجبور نہیں کرتا ص ۲۸۷

ھ۔ سوائے مسئلہ نزول عیسیٰ کے کسی مسئلے میں مجھے خلاف نہیں۔ ص ۳۰۹

ھ۔ بخاری اور مسلم کو میں مانتا ہوں ی ۲۱۷

ھ۔ ضعیف حدیث بھی اعتبار کے قابل ہے۔ و ۱۳۵

ھ۔ جو حدیث قرآن کو بسط سے بیان کرے قابل قبول ہے و ۲۴۳

ھ۔ سلف کی شہادتیں خلف کو ماننی پڑتی ہیں۔ و ۱۶

ھ۔ امام سیوطی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تصحیح احادیث کر لیتے تھے۔ و ۲۹۹

ھ۔ مسیح کے نزول کا عقیدہ دین کا رکن نہیں۔ ل ۱۴۰

م - میں تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں ص ۲۸۷

م - میں اپنے مخالفوں کو کافر نہیں کہتا ص ۲۳۸

م - مسلمانوں کا مشرک ہونا محال ہے ص ۱۱ ی ۱۱۰

م - مسلمانوں کا تنزل ممکن نہیں ی ۱۱۰

م - جھوٹ کہنا شرک ہے - ی ۲۵۰

فضائل و کمالات کے دعوے

م - میں واصل حق ہوں وقت واحد میں رب مخلوق و خالق ہوں سیر الی اللہ و فی اللہ سے فارغ ہوں - ص ۴۴

م - حقائق و معارف قرآن خوب جانتا ہوں - ص ۵۶ و ۱۰۲

م - خلیفہ ہوں خلافت الٰہی مجھے عطا ہوئی - ص ۲۱ و ۵۱

م - مجدد ہوں - و ۵۲

م - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں و ۵۲

م - حارث ہوں جو امام مہدی کی مدد کو نکلیگا - و ۵۲

م - مہدی ہوں - و ۵۳

م - امام الزمان ہوں - ص ۱۴

م - امام حسین رضی اللہ سے مشابہت رکھتا ہوں - ص ۳۰۲

م - امام حسین سے افضل ہوں - و ۵۳

م - صدیق اکبر رضی اللہ سے افضل ہوں - ع ۱۴۷

کرشن جی ہونیکا بھی دعوی ہے و ۵۶

م - مثیل آدم و نوح و یوسف و داؤد و موسیٰ و ابراہیم علیہ السلام ہوں - و ۵۳

م - ظلی طور پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں - و ۵۳

م - معراج حضرت کا کشفی طور پر تھا ایسے کشفوں میں تجربہ کار ہوں - و ۱۹۴

م - بعض نبیوں سے افضل ہوں - ع ۱۴۷

م - عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں و ۵۳

م - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونیکا بھی کنایۃً دعوے ہے - ع ۱۴۸

م - قرآن اٹھا لیا گیا تھا ثریا سے اس کو میں نے لایا ہے - و ۲۹۷

ھ۔ میرے مسیح ہونیکا سارا قرآن مصدق ہے
اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہیں۔ ص ۲۳۷

ھ۔ حقیقت انسانیہ پر فنا طاری ہوگئی اس لئے
میں آیا ہوں۔ ص ۷۰

ھ۔ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔ و ۵۳

ھ۔ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ ص ۲۸۶

ھ۔ خدا نے قرآن میں جو فرمایا ہے مبشرا برسول یاتی
من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں
ہوں۔ ف ۵۳

ھ۔ سچی وحی مجھ پر اترتی ہے۔ ف ۵۳

ھ۔ میرے معجزے انبیا کے معجزوں سے
بڑھ کر ہیں۔ و ۵۳

ھ۔ میری پیشگوئیاں نبیوں کی پیشگوئیوں سے
زیادہ ہیں۔ و ۲۵۱

ھ۔ میرے معجزوں کا انکار سب نبیوں کے
معجزوں کا انکار ہے۔ و ۲۵۱

ھ۔ میرا منکر کافر اور مردود ہے۔ ف ۵۴

ھ۔ میرے فعل پر اعتراض کرنا کفر ہے و ۵۵

ھ۔ جو میری مخالفت کرے وہ دوزخی ہے۔ ف ۵۱

ھ۔ میرے منکر پر سلام نہ کرنا چاہیئے۔ و ۲۵۱

ھ۔ میرے منکر کے پیچھے نماز حرام ہے۔

ھ۔ کل مسلمان جو میرا اقرار نہیں کرتے اسلام
سے خارج ہیں۔ س ۵

ھ۔ میری جماعت دوسرے مسلمانوں سے
رشتہ ناطہ کرے تو وہ میری جماعت سے
خارج ہے۔ س ۵

ھ۔ میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے
طاعون بھیجا۔ و ۵۴

ھ۔ میرے امتی پر عذاب نہ ہوگا۔ ص ۲۲

ھ۔ میرا امتی جنتی ہے۔

ان کے مرید اون کو خاتم الانبیا
لکھتے ہیں۔ ص ۳۰۲

ان کے خاندان کو خاندان رسالت اور
ان کی بیوی کو ام المومنین لکھتے ہیں۔ س ۴۱

ھ۔ الہام ہوا کہ ابن مریم میری اولاد
میں سے ہے۔ ف ۵۶

ھ۔ الہام ہوا کہ آسمان سے اترنے والا ابن مریم
میرا بیٹا ہے۔ و ۵۶

ھ۔ اس فرزند کا آسمان سے اترنا اللہ کا اترنا ہے۔ ص ۵۶

ان الہاموں کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ ابن مریم کلمۃ اللہ روح اللہ جو آسمان سے اترنیوالا ہے وہ میرا بیٹا ہے۔ مرزا صاحب نے جب سے عیسویت کا دعوے کیا ہے اہل اسلام ان کو تنگ کرتے تھے کہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیسےٰ موعود ابن مریم روح اللہ کلمۃ اللہ ہونگے جس سے وہ بمقتضائے طبیعت کمال غضب میں تھے ہر چند ان کو جادوگر وغیرہ قرار دیا مگر اس سے بھی تسکین نہ ہوئی اس لئے کہ عام طور پر کفار انبیا کو ساحر کہا ہی کرتے تھے البتہ اب غصہ کسی قدر فرو ہوا ہو گا کیونکہ اب کھلے طور پر کہ دیا کرینگے کہ جس عیسےٰ کو تم موعود کہتے ہو وہ تو میرا بیٹا ہے عقلا اگر گالی بھی دیتے ہیں تو اس تدبیر سے کہ اس کو مدلل بنا دیتے ہیں دیکھ لیجیے اب اگر کوئی اُن کی عیسویت نہ مان کر عیسےٰ علیہ السلام کا نام لے تو صاف کہدینگے کہ وہ تو میرا بیٹا ہے اور اگر کسی نے کچھ کہا تو جواب آسان ہے کہ اس میں میرا کیا قصور خود تمہارے خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے اور اس کا ماننا تم پر فرض ہے اور حدیثوں کا جواب تو پہلے ہی ہو چکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کشف میں غلطی ہوئی۔

ھ۔ خدا مجھ سے قریب ہو کر باتیں کرتا ہے ص ۵۳

ھ۔ خدا مجھ سے باتیں کرنیکے وقت مُنہ سے پردہ اتار دیتا ہے۔ ص ۲۹۸

ھ۔ خدا مجھ سے ٹھٹے کرتا ہے۔ ص ۲۹۶

ھ کن فیکون مجھکو دیا گیا ہے۔ ص ۵۳

ھ۔ جس سے میں خوش ہوں خدا خوش ہے اور جس سے میں ناراض ہوں اُس سے خدا بھی ناراض ہے۔ ص ۴۵

ھ۔ میرے الہام دوسروں پر حجت ہیں ص ۱۶۳

بذریعۂ الہام خدا نے اُن سے کہا

ھ۔ یا ایہا المدثر۔ ص ۳۴

ھ۔ یرفع اللہ ذکرک۔ ص ۳۴

ھ۔ تیرے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت ہو گئی۔ ص ۲۰

م۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا ص ۳۴

م۔ اعمل ما شئت یعنی جو جی چاہا کر ص ۳۰

م۔ یا احمد انا اعطینا ک الکوثر ی ۵۱۷

م۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی نہ ہوتا تو آسمانوں کو نہ پیدا کرتا۔ س ۱۱

م۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں س ۱۱

م۔ تیرے دین کو آنے سے دین باطل و نابود ہو گیا۔ ص ۳۴

م۔ جو دعا تو کریگا میں قبول کرونگا۔ ص ۲۱۵

م۔ تو میری اولاد کے ہم رتبہ ہے۔ و ۵۳

م۔ تو اشجع الناس ہے۔ ی ۲۴۱

م۔ تیرا نام تمام ہو گا میرا نام ناتمام رہے گا۔ ی ۲۴۲

م عرش پر خدا تیری حمد کرتا ہے۔ س ۱۱

م۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ ی ۵۰۶

اُن کے خدا نے اُن سے کہا کہ تمام مسلمانوں سے قطع تعلق کرو۔ ک ۹

مرزا صاحب کے اوصاف وحالات

مرزا صاحب کے خاندان میں حکومت رہی ہے جس کے وہ طالب ہیں۔ ص

چنانچہ مرزا صاحب کے بھائی مرزا امام الدین صاحب لال بیگیوں کی امامت اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ ع ۳۰۸

نشو و نما مرزا صاحب کی مذاہب باطلہ کی کتابیں دیکھنے میں ہوئی جس کا یہ نتیجہ ہوا ص ۹

مرزا صاحب سید احمد خاں صاحب سے بھی زیادہ عقلمند نکلے۔ ص ۸

قرآن و اسلام کی توہین اخباروں کے ذریعہ سے کیجاتی ہے۔ ک ۷

مرزا صاحب کا باطل پر ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہو گیا۔ ص ۱۷۷

خود مرزا صاحب نے اپنے مردود و ملعون و کافر و بے دین و خائن ہونیکا فیصلہ کر دیا۔ ص ۲۱۷

قوائے شہوانیہ و غضبانیہ کے غلبے کے وقت قرآن کی مخالفت کرنا مرزائی دین میں امر مستحسن ہے۔ ص ۲۰۸

لکھا ہے کہ مرزائیوں میں جو پہلے آوارہ بدچلن

رنڈی باز راشی تھے اب بھی ویسے ہی ہیں
فیضان صحبت کچھ بھی نہیں ۔ ک ۳۰
مرزائیوں میں بجائے پرستش باری تعالیٰ
کے گویا مرزا صاحب کی پرستش قائم ہوگئی
اور تسبیح و تقدیس و تحمید و تمجید قریب قریب
مفقود ہوگئی۔ ک ۱

عام طور پر مرزائیوں کا یہ مذاق ہوگیا ہے کہ
مسیح آیا اور مسیح مرگیا یہانتک کہ ایک صاحب نے
تو صاف کہدیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب
کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے ۔ ک ۲۵
اس شرک کے معنی یہ تو نہیں ہوسکتے کہ خدا کے
ساتھ ان کو شریک کرنا ہے اس لئے کہ انکا
ذکر نہ ہوتا تو عین توحید الٰہی ہے ۔ بلکہ اس کے معنی
یہ ہوئے کہ ان سے حمد مقام میں خدا کی حمد مرزا صاحب
کی توحید میں فرق ڈالنے والی ہے جو عین
شرک ہے ۔ حضرات کیا اب بھی سمجھ میں نہیں آیا
کہ مرزا صاحب کون ہیں ۔

لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مشرکانہ الہام یا تو
کثرت مشک و عنبر و سرکہ کنبا و دیگر محرکات
و مفرحات کا نتیجہ ہے جو آپ ہمیشہ بکثرت استعمال
کرتے رہتے ہیں یا مرض ہسٹریا کا نتیجہ ہے جس میں
آپ مدت سے مبتلا ہیں کیونکہ اس مرض سے
فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں ۔ ک ۵۱
یہ ڈاکٹر صاحب کی تشخیص ہے اور علما کی تشخیص
یہ ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ ۔

خلاف بیانی

مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ چار سو نبیوں کی پیشگوئی
جھوٹی نکلی ۔ سو اس کا غلط ہونا توریت وغیرہ
سے ثابت ہوگیا کہ وہ بت پرست اور مندر کے
پوجاری تھے ۔ ۲۳۷ ع

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب
کے ہاتھ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب میں بیعت کی ۔ حالانکہ شاہ صاحب
لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت کے دست مبارک
پر بیعت کی ۔ ۳۵۷ ع

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو مجدد سرہندی رح کے طفیل سے

خلیل اللہ کا مرتبہ ملا۔ حالانکہ مجدد صاحب تصریح
کرتے ہیں کہ حضرت کی کمال متابعت سے
کمال حاصل ہوا اور حضرت کے خادم سے
بڑھکر اپنے کو کوئی رتبہ حاصل نہیں۔ ۵۰ع
الہام بیان کیا کہ قادیان میں طاعون نہ آئیگا
پھر جب وہاں کے چوہڑوں میں طاعون
کی کثرت ہوئی تو اُس سے انکار
کر گئے۔ ص ۲۲۳
قسم کھا کر کہا کہ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر
مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح کسی دوسرے سے
ہو جائے تو تین سال کے اندر اس کا شوہر
اور باپ مرجائینگے۔ حالانکہ دوسرے کے
ساتھ نکاح بھی ہوا اور سالہائے سال سے
وہ خوش و خرم ہیں۔ ص ۲۰۵
لکھا ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر
مرے اور یہ بھی لکھا کہ وہ کشمیر میں آکر مرے ان
دو نو میں سے ایک بات ضرور خلاف
واقع ہے بلکہ دونو۔ ص ۲۸۰
موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی درمیانی مدت

چودہ سو سال لکھا ہے حالانکہ سولہ سو سترہ ۱۶۱۷
سال ہے۔ ص ۴۵
اُن کا دعوے ہے کہ میرے سوا کسی مسلمان
نے مسیح موعود ہونے کا دعوے نہیں کیا
حالانکہ کرمیتہ نے یہ دعوی کر چکا ہے ص ۵۴۰
اپنی نشانی قرار دی کہ حج بند ہو گیا۔ حالانکہ
کسی سال بند نہیں ہوا۔ ۳۹۴ع
مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں
ایک پیشگوئی بھی ثابت نہ کر سکے جس سے
ظاہر ہے کہ پیشگوئیوں کے وقوع کے کل
دعوے خلاف واقع ہیں۔ ص ۲۴۹
ان کے سوائے اور بہت ہیں چنانچہ منجملہ
ان کے چند صفحات ذیل میں مذکور ہیں۔
ص ۴۷ ص ۸۲ ص ۱۰۷ ص ۱۲۴ ص ۱۴۴
ص ۱۶۹ ص ۲۹ ص ۳۱۸ ص ۱۸۱ ص ۱۸۶
اشتہار میں غلط مشتہر کیا کہ محمد حسین صاحب نے
اپنی نسبت جو فتوے لکھا تھا اسکو منسوخ کیا ص ۲۱۴
اشتہار دیا کہ براہین احمدیہ کے تین سو جزو
تیار ہیں چنانچہ اُس کی پیشگی قیمت بھی وصول

کرلی اور تخمیناً پینتیس (۳۵) جزو چھاپ کر ختم کردیا ۴ف

ایک مقدمہ ان پر دائر ہوا اس میں اپنی برأت کیلئے غلط بیانات وخلاف واقعات چھپوا کر پیش کئے جس میں بعض پیشگوئیوں مشتہرہ وزبانی سے بھی انکار فرمایا۔ ۲۶۱ ع

انہوں نے کشف الغطا میں لکھا ہے کہ انیس (۱۹) سال سے سرکار گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہوں پھر آٹھ مہینے کے بعد ستارۂ قیصر میں چھاپ دیا کہ تیئیس (۲۳) سال سے خدمت کر رہا ہوں۔ ۴۷ ع

اتھم کے معاملے میں سر اجلاس عدالت میں اپنی خلاف بیانی کا اقرار کر لیا۔ ص ۱۸۹

اس کے بعد ان کا وہ قول بھی ملاحظہ ہو جو فرماتے ہیں کہ جھوٹ شرک ہے۔

قسمیں

قسم کھائی کہ اب کسی سے مباحثہ نہ کرینگے اس کے بعد اعلان دیا کہ علما مباحثے کیلئے آئیں اور جب آئے تو گریز کیا۔ ص ۲۳۴

• کہا کہ پندرہ مہینے میں مسٹر اتھم مریگا اور جہنم میں ڈالا جائیگا خدا کی قسم ہے کہ اللہ جلشانہ ایسا ہی کریگا۔ پھر وہ مدت گذر گئی اور وہ نہ مرا۔ ص ۱۶۶

• خدائے تعالےٰ کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اور اگر دوسرے سے ہوا تو تین (۳) سال کے اندر اس کا شوہر اور باپ مر جائیگا۔ حالانکہ نکاح ہو کر پندرہ سولہ سال ہو گئے اور ابتک شوہر زندہ اپنی زوجہ کے ساتھ خوش وخرم ہے۔ ص ۲۰۵-۱۹۴

• خدایا میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ اگر تین سال میں کوئی ایسا نشان تو نہ دکھلائے جو انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہو تو میں اپنے آپ کو مردود وملعون کافر بے دین اور خائن سمجھ لونگا۔ پھر باوجودیکہ کوئی ایسا نشان ظاہر نہ ہوا مگر ابتک وہ اپنے کو ملعون وکافر وغیرہ نہیں سمجھتے ص ۲۱۱

ہ حلفاً کہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کے قریب قبول ہو چکی ہیں۔ مگر ضرورت کے وقت ایک بھی اثر ندارد۔ ۲۹۱ ع

مہدی کی حدیث اپنے پر منطبق کرنیکی غرض سے حاضرین جلسہ کی فہرست مرتب کر کے بکمی و زیادتی ۳۱۳ نام کی تکمیل فرضی طور پر کر دی۔ ص ۱۹

فرماتے ہیں مجھے دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے مقابلہ پڑتا ہے اس لئے اخلاقی قوت اعلیٰ درجے کی دی۔ ص ۲۰

اس کے بعد فہرست انکی گالیوں کی بھی عصائے موسیٰ میں پڑھ لیجائے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کی تفسیر کی غایت درجے کی تعریفیں اخباروں میں چھپوائیں۔ ک ۵۳ ص ۱۹

اب اسی تفسیر کی نسبت اخبار میں شائع فرماتے ہیں کہ میں نے اس تفسیر کو کبھی نہیں پڑھا۔ ص ۲۰

الہام

الہام ہوا کہ وہ زمانہ بھی آنیوالا ہے کہ حضرت مسیح نہایت جلالت کے ساتھ دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دینگے۔ اس کے بعد جب منظور ہوا کہ ان کے آنے کا جھگڑا ہی مٹا دیا جائے اور مسیح موعود خود بنجائیں تو کہدیا کہ خدا نے مجھے بھیجا اور خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ موقع موقع پر الہام بنا لیا کرتے ہیں ص ۱۴ ۲۶۸

الہام فبشرنی ربی بموتہ فی ست سنتہ۔ یہ الہامی عبارت غلط ہے اس لئے وہ الہام رحمانی نہیں ہو سکتا۔ ص ۱۹۱

الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ آئیگا۔ اور ص ۲۲۳ ہوا یہ کہ طاعون سے قادیان ویران ہو گیا

الہام ہوا کہ اول لڑکا ہوگا جسکا حلیہ بھی بیان کیا گیا تھا لیکن لڑکی ہوئی۔ ۹۰ ع

الہام پر بشیر موعود کی بشارتیں اشتہاروں میں چھپوائی گئیں اور بہت سا روپیہ مہدی وغیرہ بنوانے کیلئے منظور بھی کیا گیا۔ لیکن بغیر تکمیل بشارت کے اس کا انتقال ہو گیا۔ ۹۱ ع

کل پیشگوئیوں کا ابطال مولوی ثناء اللہ صاحب نے کردیا جس کا مفصل حال رسالہ الہامات مرزا میں

مذکور ہے ۔

قل یا ایہا الکفار والا الہام جھوٹا ہے اسلئے کہ خود
فرماتے ہیں کہ میں مخالفین کو کاذب نہیں سمجھتا صہ ۲۳۸ ۲۴۵

۵ مجھے خبر کی گئی ہے کہ جو میرے مقابلے میں
کھڑا ہو وہ ذلیل اور شرمندہ ہوگا مگر مسٹر آتھم کے
مقابلے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب ہی ذلیل
ہوئے ۔ و۸۳ صہ ۱۶۸

میاں عبدالحق کے مقابلے میں مباہلے کے وقت
بھی مرزا صاحب ذلیل ہوئے ۔ صہ ۲۳۸

مرزا احمد بیگ صاحب کے مقابلے میں بھی
ذلیل ہوئے ۔ صہ ۱۹۴

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلے
میں بھی ذلیل ہوئے ۔ صہ ۲۱۳

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں بھی
ذلیل ہوئے ۔ صہ ۲۲۶

مولوی عبدالمجید صاحب کے مقابلے میں بھی
ذلیل ہوئے ۔ صہ ۲۳۷

علمائے ندوہ کے مقابلے میں بھی
ذلیل ہوئے ۔ صہ ۲۳۵

مسٹر کلارک کے مقابلے میں بھی ذلیل ہوئے صہ ۱۸۱

پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلے میں نہ آنے سے
بھی ذلیل ہوئے ۔ ۱۷۴ ع

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے اعلان
دیا کہ مرزا صاحب مع تیس ہزار (۳۰۰۰۰) حواریں دعا کریں
کہ عبدالکریم (جو مرزا صاحب کے اعلےٰ درجے
کے مؤید اور دوست ہیں) اُن کی ایک آنکھ
اور ٹانگ صحیح ہو جائے ۔ اور ہم دعا کرینگے کہ
اسکو تامین حیات خدا کانا اور لنگڑا ہی رکھے
اور ہم چالیس روز پیشتر ہی پیشگوئی کرتے ہیں
کہ وہ ایسا ہی رہیگا ۔ اس موقع میں بھی مرزا صاحب
کو سخت ذلت ہوئی کہ وہ لنگڑے اور
کانے ہی رہے ۔ ۱۷۵ ع

حالانکہ ازالۃ الاوہام صہ ۱۱۸ میں لکھا ہے
کہ دعائیں اپنی اسی کے حق میں قبول ہوئی
ہیں جو غایت درجے کا دوست ہو ۔

واللہ مولوی محمد حسین کی میعاد موت
ایک سال ٹھہرائی تھی وہ غلط ثابت
ہوئی ۔ ۱۴۱ ع

اشتہار دیا کہ اس سال بارش ہوگی اگر بارش
نہ ہوگی تو ہمارے مریدوں پر رحمت
نازل ہوگی۔ اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ
بارش کا خوب امساک ہوا اور مریدوں پر
رحمت یہ ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور
کی نوٹس پر رات بھر اشتہار مرہم عیسے کو
بازاروں گلیوں کوچوں سے اتارنے میں
حیران و سرگردان رہے ۔ ۷۸ ص

سید محمد علی صاحب اور علمائے ندوہ وغیرہم
کے مقابلے میں نہ آنے اور گریز کر جانے
سے ثابت ہوا کہ الہام سنلقی فی قلوبہم الرعب
یعنی خدا نے اُن سے کہا کہ اُن لوگوں کے
دلوں میں ہم رعب ڈال دینگے ۔ جھوٹا ثابت ہوا
اور نیز اشجع الناس والا الہام بھی جھوٹا
ہوگیا ۔ ل ۱۹۳

اتھم وغیرہ کے مقابلے میں ذلیل ہونے سے
ثابت ہوا کہ الہام ینصرک اللہ فی مواطن یعنی
اللہ تیری مدد کریگا ہر مقام میں جھوٹا ہے ۔ ل ۱۹۶

۵ الہام ہوا کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بھاری
جماعت ہیں یہ لوگ سب بھاگ جائینگے
اور پیٹھ پھیر لینگے ۔ اب تک اسکا ظہور نہ ہوا
مخالفین کے حملے تو روز افزوں ہیں خود

مرزا صاحب ہی کی جماعت کے بعض افراد
مثل ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خاں صاحب ان کے مقابل
میں ہو کر حملے پر حملے کر رہے ہیں جن کا جواب وہ
دے نہیں سکتے اور آئندہ بھی اس کے ظہور کی
توقع نہیں اس لئے کہ اب تو وہ زمانہ آگیا ہے
کہ ان کے الہام الٹے ہونے لگے ہیں ۔ ل ۲۳۴

اسی طرح اس الہام کے سچے ہونے کا بھی موقع
گذر گیا ۔ ہم عنقریب نشانیاں دکھلائینگے حجت قائم
ہو جائیگی اور فتح کھلی کھلی ہوگی ۔ ل ۲۳۳

الہام ہوا کہ عمانوائیل اور بشیر نام اپنے گھر لڑکا پیدا
ہوگا سخت ذہین اور فہیم ہوگا ۔ علوم ظاہری
و باطنی سے پر کیا جائیگا ۔ صاحب شوکت و دولت
ہوگا قومیں اُس سے برکت پائینگی اور خواتین
مبارکہ سے نسل بہت ہوگی ۔ پھر خوشخبری
شائع کی کہ وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا ہے
اور اُس کے عقیقے میں ضرورت سے زیادہ دھوم دھام

ہوئی مگر وہ سب پیشگوئیاں رکھی رہیں اور طفولیت ہی میں اپنے ناشاد پدر بزرگوار کو وہ داغ لگا گئے۔ ص ۲۳

مرزا صاحب نے ۱۸۹۸ء میں پیشگوئی کی جسکا ماحصل یہ کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں طاعون پنجاب میں پھیلیگا۔ مگر مرزا صاحب کی تخمین میں خوبصورت پیشگوئی بھی خطا ہوئی اور اس کے بعد دو سال تک ملک میں امن رہا۔ ص ۳۵

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے نکاح کے باب میں الہام جھوٹا ثابت ہوا۔ ۲۰۱

دعا

ابھی معلوم ہوا کہ مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا عبدالکریم صاحب کے کانے اور لنگڑے رہنے کے باب میں قبول اور مرزا صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی۔

سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر کو مرزا صاحب نے عہدنامہ لکھدیا کہ ایک سال میں ان کو فرزند ہونیکے لئے دعا کرونگا۔ اگر اس مدت میں نہ ہوا تو میری نسبت جس طور کا بد اعتقاد چاہیں اختیار کریں۔ اور پانسو روپے بھی دعا کرنیکے واسطے وصول کرلے اور سال بھر کمال جد و جہد سے دعا بھی کی مگر قبول نہ ہوئی۔ ۱۴ع

بشیر فرزند کی صحت کیلئے اقسام کی دعائیں اور بیحد دعائیں کیگئیں مگر کچھ اثر نہوا۔ ۱۹۹ع

آتھم والی دعا میں مرزا صاحب کے ساتھ تمام جماعت مریدین بھی مصروف رہی مگر قبول نہ ہوئی اور آتھم ہی کی دعا قبول ہوگئی۔ ۱۹۹ع

مرزا احمد بیگ صاحب کے لڑکی کے نکاح کے باب میں ہزارہا مریدوں سے مسجدوں میں دعائیں کرائیں تو خود بدولت کی اضطراری دعاؤنکا کیا حال ہوگا۔ مگر کوئی قبول نہ ہوئی۔ ص ۱۹۵

عبدالکریم صاحب کی آنکھ اور ٹانگ درست نہونے کے باب میں مولوی عبدالحق صاحب ہی کی دعا قبول ہوئی اور باوجود تحدی کے مرزا صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔ ۱۵ ۱۴ع

سید مہر علیصاحب کو بذریعہ اشتہار اطلاع

دی کہ اگر ایک ہفتے میں اپنے قصور کی معافی
نہ چاہیں اور چھپوانے کے لئے خط نہ بھیجیں تو
پھر آسمان پر میرا اور ان کا مقدمہ دائر ہوگا۔ مگر
انہوں نے کچھ پروا نہ کی اور اُن کا کچھ نقصان
بھی نہ ہوا۔ ع ۴۳

مرزا صاحب سرکار کی جانب سے روک دیئے
گئے کہ کسی پر بددعا نہ کریں دعا کر کے اس
مزاحمت کو بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ ص ۲۱۵

جن جن مقابلوں اور معرکوں میں مرزا صاحب
کو ذلتیں ہوئیں اُس کا سبب یہی ہے کہ
اُن کی دعائیں ضرورت کے وقت قبول نہیں
ہوتیں۔ اور خدائے تعالےٰ کو منظور ہوتا ہی کہ
وہ ذلیل ہوں۔ اس موقع میں اُن کا وہ دعوےٰ
بھی پیش نظر رہے کہ خدا اُن سے بے پردہ
ہو کر باتیں اور ٹھٹھے کرتا ہے۔ اور بارہا کہا
کہ ہر دعا تیری قبول کرونگا۔

تدیّن

اپنی غرضیں پوری کرنیکی غرض سے قرآن کی
آیتوں میں تعارض پیدا کرتے ہیں ص ۲۸۳ و ۲۹۵

قیامت کا انکار۔ ص ۲۵۲

باوجود فرض ہونے کے ابتک
حج کو نہیں گئے۔ ص ۱۷

زکوۃ کا مال اپنی کتابوں کی قیمت میں
لیتے ہیں۔

لوگوں کے مال میں اقسام کی
بدعنوانیاں۔

بعض مریدین نے حج فرض کو جانے کا مشورہ
لیا تو فال دیکھکر کہدیا کہ مناسب نہیں۔ ع ۴۳۲

اپنی اہلیہ ثانیہ کی خاطر سے شرعی وارثوں کو
محروم الارث کرنیکی غرض سے جائداد کو اہلیہ ہی
کے پاس رہن رکھا۔ ع ۲۳۲

زیور طلائی مردوں کو پہننے کی اجازت۔ ع ۳۱۸

تقویت اعصاب وغیرہ کیلئے انگریزی وہ دوائیں
کھاتے ہیں جن میں شراب ہوتی ہے۔ ع ۴۴

پہلی اولاد و پسران کو بلادلیل شرعی عاق اور محروم
محروم الارث کر دیا۔ ص ۲۰۰

اپنی خواہش نفسانی پوری کرنے کی غرض سے

خدا کی طرف سے جھوٹا پیام پہنچا دیا۔ ص ۱۹۴

اپنی بیوی کی خاطر خدا کی مخالفت ص ۲۰۰

وعدہ خلافی

پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی کہ مباحثے کے لئے چالیس علماء کے ساتھ جن کے نام بھی لکھے تھے لاہور میں آئیں اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤں شاہ صاحب تو بحسب دعوت مع علما لاہور تشریف لائے مگر مرزا صاحب نے پہلوتہی کی آخر بذریعہ اشتہارات ان کو اطلاع دی گئی مگر اس پر بھی صدائے برنخاست جب کئی روز کی اقامت کے بعد شاہ صاحب واپس تشریف لے گئے تو مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ شاہ صاحب نے چال بازی کی۔ ع ۴۱۷

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ کوئی شخص ایسا مفتری علی اللہ دکھائے جس نے ۲۳ سال کی مہلت پائی ہو تو ہم اس کو پانچ سو روپیہ انعام دینگے اس پر حافظ محمد یوسف صاحب نے ایک فہرست پیش کی۔ مگر ایفا ندارد۔ ص ۱۱۱

سراج منیر وغیرہ رسالے چھاپنے کا وعدہ کیا مگر ایفا ندارد۔ ص ۱۴

بذریعہ اشتہار وعدہ کیا کہ اگر علما قادیان کے قریب مباحثے کے لئے ایک مجلس مقرر کریں تو قرآن وحدیث وعقل وآسمانی تائیدات اور خوارق وکرامت کی رو سے میں ان کو اس قاعدے سے اپنی شناخت کرا دونگا جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے مگر جب علمائے ندوہ نے مباحثے کے لئے خط لکھا تو جواب ندارد۔ ص ۲۳۴ / ۲۳۵

براہین احمدیہ کی نسبت وعدہ کیا کہ اس سے مجادلات کا خاتمہ ہو جائیگا مگر یہ وعدہ بھی غلط ثابت ہوا۔ ص ۱۰

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت دی کہ اگر قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹی ثابت کردیں تو ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیے دونگا جب وہ قادیان گئے تو خوب مغلظات سنائیں اور مناظرے کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ ص ۲۲۶

وعدہ کیا کہ اگر آتھم پندرہ مہینے میں نہ مرے
تو میرا مُنہ کالا کیا جائے اور میرے گلے میں
رسا ڈالا جائے اور مجھکو پھانسی دیجائے
باوجودیکہ اس مدت کے بعد بھی وہ زندہ رہا
مگر انہوں نے مُنہ کالا کرنے کی بھی اجازت
نہ دی۔ ص ۱۶۷

فتنہ انگیزی

حق تعالےٰ فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ
اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنی فتنہ قتل سے
بھی سخت تر ہے۔

مرزا صاحب ضرورۃ الامام میں لکھتے ہیں
کہ حق تعالیٰ جو فرماتا ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ
اس کی رو سے انگریز ہمارے اولو الامر
میں داخل ہیں اس لئے میری نصیحت اپنی
جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہی کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع
رہیں۔ اُس کے بعد مسلمانوں کی نسبت بدگمانی اور شکایت
کرتے ہیں کہ مسلمان انگریزوں کے برخلاف

بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہتے ہیں۔ ۲۶۷ ع
مرزا صاحب ستارۂ قیصریہ میں لکھتے ہیں
کہ دو عیب اور غلطیاں مسلمانوں میں ہیں
ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا رکن
سمجھتے ہیں۔ دوسرا خونی مسیح اور خونی مہدی
کے منتظر ہیں۔ مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ
مخلوق کے حق میں بداندیشی ہے۔ میرا گروہ خطرناک
وحشیانہ عقیدہ چھوڑ کر ایک سچا خیر خواہ گورنمنٹ
کا بن گیا۔ مقصود یہ کہ سب مسلمان گورنمنٹ
کے بدخواہ ہیں ان کو سزا دیجائے۔ ۳ ع
مرزا صاحب تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی
طرف سے خونی مہدی اور خونی مسیح کا
منتظر ٹھیرا کر اور صرف خود اور جماعت چند
مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دیکر دوسرے
تمام مسلمانوں کو بگاڑنے اور سزا دلانے
کے لئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں ۲۲۶ ع
غدر کے واقعہ میں جو بے رحمیاں اور ظلم ہوئے
اُن کا فوٹو کھینچکر پیش کر دیا اور علمائے اسلام
کے ذمہ یہ الزام لگا دیا کہ یہ سب کچھ اُن کے

فتووں سے ہوا۔ ف ۲

اخلاقی حالت

کیسی ہی ذلت کی صفت ہو جب وہ مرزا صاحب میں آتی ہے تو قابل افتخار ہو جاتی ہے چنانچہ زمینداری کی اُنہوں نے ذلت بیان کی اور اسی کو اپنے لئے باعث افتخار و تکبر قرار دیا۔ ص ۲۱۲

اپنی بیوی کی خاطر قطع رحمی کی۔ پہلی اولاد کو عاق کر دیا۔ ص ۲۰۰

پیرانہ سری میں ایک لڑکی سے نکاح کرنیکی غرض سے جھوٹ کہا۔ خدا پر افترا کیا۔ جھوٹی قسم کھائی۔ الہام بنا لیا بے گناہ بہو کو طلاق بدعی دلانے کی کوشش ص ۲۰۹ کی۔ فرزند کو محروم الارث کر دیا۔ قطع رحمی کی۔

کسی کے مقابلے میں مغلوب ہو کر شرمندہ ہوتے ہیں اور خصم پر غصہ نہیں نکال سکتے تو تماشہ بینوں کو گالیاں دینے لگتے ہیں جیسا کہ آتھم کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ ص ۱۷۴

علما و مشائخین کو گالیاں دینے میں مرزا صاحب کو ایسی مشاقی ہو گئی ہے کہ ہر وقت نئی تراش و خراش ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً اندھیرے کے کیڑو۔ جھوٹ کا گوہ کھایا۔ رئیس الدجالین ذریت شیطان۔ عقب الکلب۔ غول الاغوال کھوپڑی میں کیڑا۔ مرے ہوئے کیڑے لومڑی۔ ہامان الہالکین۔ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ اور خنزیر۔ کتے۔ حرام زادہ ولدالحرام۔ اوباش۔ چوہڑے۔ چمار۔ زندیق ملعون وغیرہ تو معمولی الفاظ بے تکلف اور بے اختیار نکل آتے ہیں۔ جیسا کہ عصائے موسیٰ اور مسیح الدجال صفحہ (۱۶) سے ظاہر ہے۔

مرزا صاحب کو حق تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا انا زوجناکہا یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ مگر مرزا سلطان محمد صاحب نے اُس لڑکی کو نکاح کر کے لے گئے اور بفضلہ تعالیٰ ابتک اُن کے بطن سے گیارہ بچے بھی ہو چکے ہیں۔ ص ۲۹

مرزا صاحب کو چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثلیت کا دعوے ہی چنانچہ وما ارسلناک

الارحمۃ للعالمین وغیرہ فضائل سے بھی الہام
ان کو ہو گئے ہیں اس لئے یہ الہام بھی ہوا
جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زینب
رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں یہ وحی
ہوئی تھی زوجناکہا جو ومن یقنت کے دوسرے
رکوع میں ہے یعنی حق تعالےٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم نے زینب
کا نکاح تم سے کر دیا چنانچہ اسی وحی کی بنا پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغیر اطلاع کے
اُن کے مکان میں تشریف لیگئے اور وہی
نکاح کافی سمجھا گیا اور پیام اور ایجاب وقبول
اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوئی کیوں نہ ہو
جب خدائے تعالےٰ خود نکاح کردے تو
اُس کے تصرف کے مقابلے میں کس کا
تصرف نافذ ہو سکتا ہے۔ مگر یہاں معاملہ
بالعکس ہوگیا۔ اب یہاں حیرانی یہ ہے کہ
مرزا صاحب کا الہام تو بالکل یقینی ہے
جس میں اُن کو ذرا بھی شک نہیں
اور قرآن کے مطابق اُن کا
نکاح صحیح بھی ہوگیا جس کی وجہ سے وہ مرزا صاحب
کی اعلی درجے کی منکوحہ کہلائیں۔ اور مشاہد ہے
کہ کیسا ہی غریب آدمی ہو اگر کوئی اس کی جورو
کو لیجائے تو کچھ نہیں تو سرکار میں وہ
ضرور دعوے کریگا مگر مرزا صاحب نے طلب
زوجہ کا دعوے بھی نہ کیا یہانتک کہ گیارہ بچے
اس بیوی سے ہو گئے۔ اگر سرکار میں یہ
دعوے کیا جاتا تو ضرور کامیابی ہوتی کیونکہ الہام
مرزا صاحب کا خود دوسروں پر حجت ہے
پھر افراد امت نے ضرور شور مچایا ہوگا کہ ام المومنین
کو ہم کسی جابر غاصب کے قبضے میں ہرگز دیکھ
نہیں سکتے۔ اس پر بھی مرزا صاحب راضی
برضا ہو کر اغماض حلم وتدبر وخوش خلقی کو
کام فرمایا۔ پھر مرزا صاحب ازالۂ حیثیت عرفی
کے دعوے بھی علماء پر کیا کرتے ہیں آخر یہ ازالہ
بھی اُس سے کم نہیں کیونکہ یہ تو ملک کا
ازالہ تھا۔ بہر حال جب ہم اس واقعے کے
دونوں پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو عجیب پریشانی
ہوتی ہے۔ مگر جب غامض نظر سے دیکھتے ہیں تو

یہ ہرگز نہیں کہ سکتے جو صاحب عصا لئے ہوئے
نے لکھا ہے کہ ضعف و ناتوانی کی یہ حالت ہے
کہ اُن میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ اپنی منکوحہ
آسمانی پر قبضہ کرسکیں۔ ع۳۶۸

اس لئے کہ اُن کا اشجع الناس ہونا الہام سے
ثابت ہے گو وہ کیسا ہی ہو آخر الہام ہے
کسی مناسبت سے ہوا ہوگا اور یہ ممکن نہیں
کہ کوئی شجیع اس قسم کا عار گوارا کرے
اس لئے ہم یقیناً کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے
صرف کسی مصلحت سے وہ الہام بنالیا تھا
اگر کسی کو اس میں کلام ہو تو مرزا صاحب کو
قسم دیکر پوچھ لے کہ کیا زوجنا کہا کہکر خدا نے
اُس بیوی کا نکاح ان کے ساتھ کردیا تھا تو وہ
ہرگز قسم نہ کھاسکیں گے۔ اس سے یہ بات
بداہتاً ثابت ہے کہ مرزا صاحب ہر موقع
میں الہام بنالیا کرتے ہیں۔

مرزا صاحب جس وقت اپنی فراغت سے
آبیٹھتے ہیں تو سوائے خودستائی خودنمائی
تکفیر عالم اور عالمگیر سب وشتم کے اور
کچھ گفتگو ہی نہیں ہوتی۔ س۱۵

ڈاکٹر صاحب نے نظائر پیش کرکے لکھا ہے
کہ یہاں تک یہ تو صاف طور پر ثابت ہوچکا کہ
مرزا صاحب سخت عیار مسرف۔ کذاب
خائن، آرام پسند، شکم پرور، بدفہم، بدعقل،
تنگ ظرف، بیحیا، مغلوب الغضب، متکبر،
خود پسند، خودستا، شیخی باز، بدچلن،
سنگدل، فحش گو، اور بدظن انسان ہیں س۱۴

خود حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب سے
کہ دیا کہ یہ لوگ یہاں آکر بجائے درست
ہونے کے زیادہ خراب ہوجاتے ہیں اور
آپس میں ذرا بھی پاس اور لحاظ نہیں رکھتے۔
لہذا یہ سالانہ جلسہ بند کیجئے اور مریدوں کا اس طرح
جمع ہونا بند فرمائے۔ س۴۲

حکیم الامت کی گواہی سے مرزا صاحب کی صحبت
کا اثر معلوم ہوا کہ لوگ زیادہ خراب
ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر مولوی محمد عبد الحکیم صاحب نے اپنی بیویاں
اور تمام متعلقین کے کھانے پینے میں

کمی کر کے اپنی ذاتی آمدنی سے ہزار ہا روپے
مرزا صاحب کی تائید میں خرچ کئے اور
مقروض ہوئے۔ جس کو خود مرزا صاحب
اول المومنین فرمایا کرتے تھے لیکن جب بعض
اصلاحات ضروری کی انہوں نے تحریک کی تو
اس قدر بگڑے کہ خدا کی پناہ۔ ک ۳۱

دنیاداری

زمینداروں اور کھیتی کرنے والوں میں
ہونے کا افتخار۔ ص ۲۱۲

امیرانہ بلکہ شاہانہ خوراک لباس و فرش فروش
و مکانات و باغات جائداد زیور رکھتے ہیں
اور عیش و عشرت میں مستغرق ہیں۔ ف ۳۷

اپنی اور اپنے اہل بیت کی تصویریں بیچکر
روپیہ حاصل کرنا اور اقسام کے چندے
ماہواری اور موقت و غیر معمولی وغیرہ میں
دائمی استعمال کرنا۔ ف ۳۸

مرزا صاحب کی حالت دنیاداری نے ان کے
اُس الہام کو باطل کردیا۔ کن فی الدنیا کانک غریب
او عابر سبیل اگر خدا نے اُن سے کہا تھا
تو بے خان و مان مثل عیسٰے علیہ السلام
کے رہتے۔ ح ۲۴۲

طرح طرح کے چندوں کا بار مریدوں کی حیثیت
سے بڑھ کر اُن پر ڈالا جاتا ہے اور اُن غریبوں کے
خون سے کیوڑا۔ عنبر۔ مشک۔ بید مشک۔
مفرحات و مقویات کی بھرمار رہتی ہے بیوی
سونے کے زیورات سے لدگئی۔ مکانات وسیع
ہوگئے۔ قورما پلاؤ بافراط کھایا جاتا ہے اور
حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص تین ماہ
تک چندہ ادا نہ کرے وہ جماعت سے
خارج کیا جائیگا۔ س ۴۲

چندے وغیرہ کا روپیہ قوم سے لیکر بیوی صاحبہ
کے سپرد کردیتے ہیں پھر نہ اُس کا حساب
نہ نگرانی۔ ک ۲۹

تک ابایز

عام کامیابیوں کی تدبیر

براہین احمدیہ میں بمقابلہ آریہ وغیرہ وحی کی ضرورت ثابت کی ی ۸۴ وحی منقطع نہیں کیونکہ وحی اور الہام ایک ہیں۔ اور الہام منقطع نہیں۔ ص ۱۶۲ ی ۲۱۵ الہام قطعی اور یقینی ہے ص ۱۶۳ الہام دوسروں پر حجت نہ ہے ص ۱۶۳ ہمارا دعوے الہام سے پیدا ہوا ص ۱۶۲ ہر شخص کو حسن ظن کی ضرورت ہے ی ۱۰۶ - ۵ الہام اور کشف کو سنکر چپ ہونا چاہیئے ص ۲۸۸ الہام الہی وکشف صحیح ہمارا موید ہے۔ ص ۲۸۸ -

اس زمانے میں نبی کی ضرورت ثابت کرنیکی تدبیر

جب دل مردہ ہو جائیں اور ہر کسی کو جیفہ دینا ہی پیارا دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر طرف سے روحانی موت کی زہرناک ہوا چل رہی ہو تو ایسے وقت خدا کا نبی ظہور فرماتا ہی ی ۵۲۵ ۵۲۷ جب یہ ظلمت اپنے اُس انتہائی نقطے تک پہنچ جاتی ہے جو اُس کے لئے مقرر ہے تو صاحب نور اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے ی ۵۲۹ خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ایسی ظلمانی حالت پر زمانہ آچکا تھا جو حق تعالے فرماتا ہے

ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور ی ۵۴۸ اس وقت بجز دنیا اور دنیا کے ناموں اور دنیا کے آراموں اور دنیا کی عزتوں اور دنیا کی راحتوں اور دنیا کے مال و متاع کے اور کچھ اُن کا مقصود نہیں رہا تھا ی ۵۴۹ (جیسا کہ مرزا صاحب کے حالات موجودہ سے ظاہر ہے) اسی طرح جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگ راہ راست پر قائم نہیں رہتے تو اُس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف بوحی کرکے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی تاریکی کو اُس کے ذریعے سے اٹھاتا ہے ی ۵۵۵ ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا خدائے تعالےٰ کی عادت ہے۔ ی ۵۵۶

اس کے بعد مرزا صاحب نے کوشش کرکے اپنے زمانے کو اُس زمانے کا مشابہ اور مثیل ثابت کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونیکی ضرورت ہوئی تھی چنانچہ فرماتے ہیں۔ اس زمانے میں ظلمت عامہ اور تامہ پھیل گئی ہے ف ۱۷ مگر اس کے دیکھنے کی ہر آنکھ میں صلاحیت نہیں چشم خفاش چاہیئے مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی کہ بجز بد چلنی اور فسق و فجور کے ان کو کچھ یاد نہیں۔ ف ۷۲ جس طرح یہود کے دلوں سے توریت کا مغز اور بطن اٹھایا گیا تھا اسی طرح قرآن کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا (ا ۶۹۲) خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام اٹھایا جائیگا ف ۷۲ قرآن زمین پر سے اُٹھالیا گیا ف ۷۲

اس موقع پر مرزا صاحب کو ان سب باتوں کے بھولنے کی بھی ضرورت ہوئی جو براہین میں لکھا تھا کہ شریعت قرآنی مکمل و مختتم ہے۔ قرآن کی ہزارہا تفسیریں حافظ ہیں مسلمانوں کا تنزل ممکن نہیں وغیر ذالک۔

نبی بننے کی تدبیر

الہام ہوا ھو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ل ۱۹۲
یعنی خدا نے اُن سے کہا کہ اللہ ہی نے اپنے رسول (غلام احمد قادیانی) کو ہدایت
اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے۔ اور الہام ہوا قل جاءکم
نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین ل ۱۹۲ یعنی خدا نے اُن سے کہا کہ کہدے اے غلام احمد
کہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے سو تم اگر مسلمان ہو تو اس کا انکار مت کرو اور
الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول
کریگا ل ۶۳۳ الہام ہوا کہ قل جاء الحق وزہق الباطل یعنی حق آیا اور
باطل نابود ہو گیا اور الہام ہوا کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی الا ان حزب اللہ
ہم الغالبون ل ۱۹۷ یعنی خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہونگے
ل ۱۹۲ یاد رکھو کہ اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔ اور الہام ہوا قل انی امرت وانا اول المومنین
(یعنی خدا نے اُن سے کہا کہ (اے غلام احمد) اُن لوگوں سے کہدے کہ میں
مامور ہوا ہوں اور میں ایمانداروں میں پہلا شخص ہوں یعنی ان کی نبوت اور اُن کے
دین پر اُن کے ایمان کے بعد اُن کی امت ایمان لائیگی کیونکہ پہلے نبی کو اپنی نبوت
پر ایمان لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ حق تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے

قل انی امرت وانا اول المومنین اُن کے اس الہام سے ظاہر ہے کہ ان کے دین
کے کارخانے کی ابتدا مستقل طور پر اُن سے ہوئی ورنہ وہ ہادی دین اول المومنین
نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ مرزا صاحب تواضع کی راہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہوں مگر اُن کی امت کے کامل الایمان افراد ہرگز باور نہیں کر سکتے وہ ضرور کہینگے ظل کیسا وہ تو ایک مہمل اور بے اصل چیز ہے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت چیز دیگر ہیں ان کو وہ بات حاصل ہے کہ نعوذ باللہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہ تھی وہاں جبرئیل کا واسطہ تھا یہاں خود خدا بے پردہ ہو کر باتیں کرتا ہے۔ چنانچہ اپنے روبرو سے ان کو نذیر اور رسول بنا کر بھیجدیا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد چنانچہ خود مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرا منکر کافر ہے۔ اسی وجہ سے اُن کا خاتم الانبیا ہونا مسلم ہو چکا ہے جیسا کہ تحریرات سے ظاہر ہے۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مرزا صاحب سچے دل قسم کھا کر بھی کہیں کہ میں ظلی نبی ہوں جب بھی وہ قابل قبول نہیں اس لئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد جو رسول یا نبی ہونے کا دعوے کرے وہ کذاب ہے دجال ہے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ ظلی نبی یا رسول ہونیکا دعوے کرے تو مضائقہ نہیں۔

عیسےٰ بننے کی تدبیر

مسیح کے آنے کا بیان قرآن میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً ہے ص ۳۱ اور احادیث اس باب میں متواتر ہیں ص ۲۷۱ مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ وہ آسمان سے اتریںگے۔ اور دمشق کے منارے کے پاس اتریںگے۔ اور دجال کو قتل کرینگے جو یہودی ہوگا۔ اور ان کے سوا جو علامات مختصہ مرزا احمد صاحب میں نہیں پائی جاتیں وہ قابل تاویل بلکہ غلط ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف میں (نعوذ باللہ)
۱۱۵ غلطی ہو گئی تھی اور عیسےٰ اور دجال اور یاجوج و ماجوج کی حقیقت حضرت پر کھلی نہ تھی

عیسےٰ و دمشق وغیرہ ظاہر پر محمول نہیں سب کے سب پیشگوئی پر ایمان لائے تھے ص ۲۸۱ اگر دمشق
والی حدیث ماننی ضروری ہے تو اُس سے مراد اصلی دمشق نہیں بلکہ قادیان ہے ص ۲۸۳
رہا منار سو وہ تو مرزا صاحب نے قادیان میں بنا ہی لیا ف ۱۱۷ مرزا صاحب نے
مسیح موعود بننے کے دو طریقے اختیار کئے ایک مثیل مسیح ہونا اُس کی تدبیر یہ کہ
پہلے تو کل علما مثیل انبیا ہیں ص ۲۸ پھر الہام سے خدا نے خاص طور پر نوح
اور ابراہیم اور موسےٰ وغیرہ انبیا علیہم السلام کا مثیل ان کو بنا دیا ف ۵۳ پھر الہام ہوا کہ
روحانی طور پر وہ مسیح ہیں ص ۱۶ اگرچہ مسیح علیہ السلام اپنے وقت مقررہ پر آجائینگے
مگر ان کا مثیل جو موعود ہے وہ مرزا صاحب ہیں ص ۳۱ دوسرا طریقہ یہ کہ جس نبی کا کوئی مثیل
ہوتا ہے خدا کے نزدیک اس کا وہی نام ہوتا ہے یعنی خدا کے نزدیک مرزا صاحب
کا نام عیسےٰ ابن مریم ہے ص ۲۷۳ بلکہ خدا نے اُن کا نام عیسےٰ رکھ کر براہین احمدیہ میں
چھپوا کر مشہور بھی کر دیا ص ۲۶ پھر الہام ہوا کہ عیسےٰ ابن مریم تو فوت ہوگیا۔ اور یہ بھی
الہام ہوا کہ جعلناک المسیح ابن مریم یعنی ہم نے تجھکو مسیح ابن مریم تو بنا دیا اور الہام ہوا کہ
یا عیسےٰ انی متوفیک و رافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ
ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ اس عبارت کا ترجمہ
خود مرزا صاحب نے لکھا ہے اے عیسےٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف
اٹھاؤنگا اور وہ جو تیرے تابع ہوئے ہیں انہیں ان دوسرے لوگوں پر جو تیرے منکر
ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھونگا خدا وہ قادر ہے جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور سچائی دیکر بھیجا تا سب دینوں پر حجت کی رو سے اس کو غالب کرے
یہ وہ پیشگوئی ہے جو پہلے سے قرآن شریف میں انہیں دونوں کیلئے لکھی گئی۔ ا ل ۱۹۲

مطلب اس کا ظاہر ہے کہ انی متوفیک ورافعک میں جو جھگڑے ہو رہے ہیں فضول ہیں
نہ اصل عیسے علیہ السلام کی موت سے اسکا تعلق ہے نہ ان کے رفع سے بلکہ اُس میں
یہ خبر دی گئی ہے کہ مرزا صاحب مر کے اٹھائے جائینگے (مگر دفن بھی کئے جائینگے
یا نہیں اس کی خبر نہیں دی گئی) اور جو لوگ ان کی عیسویت کا انکار کرتے ہیں وہ قیامت
تک مرزائیوں کے مغلوب رہینگے۔ ایک الہام کی جوڑ لگانے سے پوری آیت مرزا صاحب
کے قبضے میں آگئی اور خدا کے کہنے سے ان کو معلوم ہو گیا کہ حق تعالے نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے ذریعے سے جو خبر دی کہ اذ قال اللہ یا عیسے انی متوفیک
ورافعک جس کا مطلب یہ سمجھا گیا تھا کہ خود عیسے علیہ السلام سے خدائے تعالے
نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ تم اٹھائے جاؤ گے سو وہ (نعوذ باللہ) غلط تھا۔ در اصل
وہ پیشگوئی انہیں دنوں کیلئے تھی کہ مرزا صاحب مرینگے یہ تو قرآن سے اُن کی عیسویت
کا ثبوت تھا اب احادیث سے بھی اس کا ثبوت لیجئے۔ الہام ہوا لا مبدل لکلمات اللہ

انا انزلنا قریباً من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل صدق اللہ و رسولہ۔
جس کا ترجمہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ خدائے تعالے نے ان وعدوں کو
جو پہلے سے اس کے پاک کلام میں آچکے ہیں کوئی بدل نہیں سکتا یعنی وہ ہرگز
ٹل نہیں سکتے اور اُس کے بعد فرماتا ہے ہم نے اس مامور کو مع اپنی نشانیوں اور عجائبات
کے قادیان کے قریب اُتارا اور سچائی کے ساتھ اُتارا اور سچائی کے ساتھ اترا اور اس کے رسول
کے وعدے جو قرآن و حدیث میں تھے آج پورے ہوئے ۱۲ یعنی جو قرآن میں
مرزا صاحب کا ذکر ہے اور احادیث میں عیسے علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے
مرزا صاحب کے قادیان میں اترنے سے وہ سب وعدے پورے ہو گئے۔ یہ خبر جو خدا نے

مرزا صاحب کو وحی۔ اگرچہ عیسےٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مرزا صاحب کو تسلیم نہیں مگر مسلمانوں کے اعتقاد کے لحاظ سے اُن کو بے باپ کے بھی بننا ضرور تھا اس لئے فرماتے ہیں کہ مثالی طور پر بھی عاجز عیسےٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کرسکتے ہو کہ اس کا کوئی باپ روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں کسی سلسلے میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے ل ۶۵۹ یہ بات تو سچ ہے کہ مرزا صاحب بے پیرے ہیں مگر اتنی بات تو کل ملحدوں اور بے دینوں پر بھی صادق آتی ہے پھر کیا مرزا صاحب اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ اُن کا کوئی باپ روحانی ہے یا سلاسل اربعہ میں کسی سلسلے میں داخل ہیں پھر کیا ان کو بھی اس سوال میں شامل فرمالینگے کہ وہ ابن مریم نہیں تو کون ہیں۔

وحی اتارنے کی تدبیر

مرزا صاحب نے یہ تو دیکھ لیا کہ مخالفین کی کوششوں سے بعض مسلمان عیسائی اور مرزائی وغیرہ ہوجاتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھا کہ علمائے اسلام کے وعظ و نصائح سے ہر طرف لاکھوں مختلف ادیان والے جوق جوق اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں جیسا کہ اخباروں سے ظاہر ہے باوجود اس کے اس زمانے کو خالص کفر کا زمانہ قرار دیکر لکھتے ہیں کہ جب گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے تو خدائے تعالےٰ ضرور اپنی طرف سے کسی کو نبی مقرر کرکے بھیجتا ہے ی ۵۵۴ اور ضرورت کے وقتوں میں کتابوں کا نازل کرنا بھی خدائے تعالےٰ کی عادت ہے ی ۵۵۶ اور اُس کی علت یہ لکھتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہ سکتا ہے ی ۲۹۴ اور الہام کا دروازہ کھلا ہوا ہے ی ۲۰۳ دگر مدعیوں کی وہاں تک

بھی لشکر لیکر نکل آئے۔ اب رگھیا یہ کہ اس لشکر کا سردار منصور نام ہوگا سو اُس کی تدبیر یہ ہے
کہ آسمانوں پر منصور کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے ف۱۸۰ یہاں مرزا صاحب نے لشکر کا
نام تو لے لیا مگر اُس کے ساتھ ہی خلجان پیدا ہو گیا کہ کہیں بغاوت کا الزام قائم نہ ہو جائے
اس لئے گورنمنٹ کو سمجھانے کی یہ حکمت عملی کی کہ اگرچہ اُس منصور کو سپہ سالار کے
طور پر بیان کیا ہے۔ مگر اس مقام میں درحقیقت جنگ وجدل مراد نہیں بلکہ ایک روحانی
فوج ہوگی کہ اُس حارث کو دیجائیگی جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا ف۱۸۰
مطلب یہ کہ حدیث میں جو لفظ رایات سود اور مقدمۃ الجیش وغیرہ لوازم لشکر مذکور ہیں
وہ حضرت کے کشف کی (نعوذ باللہ) غلطی تھی۔

اور امام مہدی کی تائید کی غرض سے حارث کے نکلنے کی تدبیر یہ کی کہ آل محمد سے اتقیائے
مسلمین جو سادات قوم ہیں اور شرفائے ملت ہیں اس وقت کسی حامی دین کے محتاج
ہیں ف۲۶ لیجئے مرزا صاحب اب خاصے حارث ہیں اور مسلمانوں پہ اُن کی مدد
واجب ہے چنانچہ اسی وجہ سے کئی شاخیں چندے کی کھولی گئیں ف۱۷۷

اپنی اولاد میں مسیحیت قائم کرنیکی تدبیر

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب [illegible] میں خدا نے [illegible]
اسی بنا پر لکھتے [illegible]
ابن مریم [illegible] کیا ہے اس لئے کہ [illegible]
پیشگوئی میں خدا نے ظاہر کر رکھا ہے [illegible]
جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہ [illegible]

بھی لشکر لیکر نکل آئے ۔ اب رکھیا یہ کہ اس لشکر کا سردار منصور نام ہوگا سو اُس کی تدبیر یہ ہے کہ آسمانوں پر منصور کے نام سے وہ پکارا جاتا ہے ف۱۸۰ یہاں مرزا صاحب نے لشکر کا نام تو لے لیا مگر اُس کے ساتھ ہی خلجان پیدا ہو گیا کہ کہیں بغاوت کا الزام قائم نہ ہو جائے اس لئے گورنمنٹ کو سمجھانے کی یہ حکمت عملی کی کہ اگرچہ اُس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے ۔ مگر اس مقام میں درحقیقت جنگ وجدل مراد نہیں بلکہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اُس حارث کو دیجائیگی جیسا کہ کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا ف۱۸۰ مطلب یہ کہ حدیث میں جو الفاظ رایات سود اور مقدمۃ الجیش وغیرہ لوازم لشکر مذکور ہیں وہ حضرت کے کشف کی (نعوذ باللہ) غلطی تھی ۔

اور امام مہدی کی تائید کی غرض سے حارث کے نکلنے کی تدبیر ہو کی کہ آل محمد سے انقیاء مسلمین جو سادات قوم ہیں اور شرفاء ملت ہیں اس وقت کسی حامی دین کے محتاج ہیں ف۲ [illegible] لیجئے مرزا صاحب [illegible] حارث ہیں [illegible] پر اُن کی مدد واجب ہے چنانچہ اسی وجہ سے کئی شاخیں چندے کی کھول گئیں ف۱۷۷

اپنی اولاد میں نبوت قائم کرنیکی تدبیر

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب [illegible] میں خدا نے [illegible]
ابھی بنا پر لکھتے [illegible]
ابن مریم [illegible] کیا ہے اس لئے [illegible]
پیشگوئی میں خدا نے ظاہر کر رکھا ہے [illegible]
جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہ [illegible]

اور لکھتے ہیں کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں تیری ذریت کو بڑھاؤنگا اور تیرے
خاندان کی تجھ سے ہی ابتدا قرار دیجائیگی ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان
میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری نسل سے ہوگا فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ
ینزل من السماء ف ۵۶ واضح رہے کہ مرزا صاحب کو جس طرح یامریم کا خطاب ہوا
اسی طرح یا عیسےٰ کا بھی خطاب ہوا جیسا کہ ابھی معلوم ہوا ان الہاموں کی رو سے مرزا صاحب
میں مریم اور عیسےٰ دونوں کی حقیقت صنفیہ جمع ہے جس کا کشف ان کو ہوا جب ایسی
باحرمت حقیقتوں کے اجتماع سے فرزند دلبند پیدا ہو تو اُس کے احترام
صاحب زادگی میں کیا کلام تعجب نہیں کہ اپنے زمانے میں وہ ثالث ثلثہ کا مصداق
بنجائے۔ بہرحال مرزا صاحب ہی فقط عیسےٰ نہیں بلکہ ان کی اولاد میں بہت سے
عیسےٰ ہونے والے ہیں اور یہ سلسلہ بہت دور تک خیال کیا گیا ہے جیسا کہ اس الہام
سے ظاہر ہے یاتی علیک زمان مختلف بازواج مختلفۃ تری نسلا بعیدا ف ۱۳۵ یعنی
تجھ پر ایک زمانہ مختلف آئیگا ازواج مختلفہ کے ساتھ اور دیکھ لیگا تو دور کی نسل کو۔ ازواج
مختلفہ سے غالباً اس الہام کی طرف اشارہ ہے۔ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ ص ۱۱۲
جسکے معنی خود بتلاتے ہیں کہ زوج سے مراد اپنا تابع ہے اگرچہ الہامات مختلفہ سے
ازواج مختلفہ کا ثبوت ملتا ہے مگر نسل بعید کی توجیہ غور طلب ہے ممکن ہے کہ بعید سے
ملہم کی مراد بعید عن العقل ہو۔ ہمیں اس میں کلام نہیں کہ حقائق مختلفہ کا اجتماع کیونکر جائز
رکھا گیا مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب ایسے بعید عن العقل امور جائز رکھے جاتے ہیں تو
عیسےٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور وہاں مثل فرشتوں کے رہنا کیوں مستبعد اور
قابل انکار سمجھا جاتا ہے۔

اور اس میں بھی گریز کا موقع لگا رکھا کہ اگر کوئی داؤ نہ چلے تو اسی قسم کی غلطیوں میں شریک کرلیا جائے۔

الہاموں کی تاریخ

ایسی [illegible] شرطیں لگا دیں کہ جن سے گفتگو [illegible] پندرہ مہینے میں مر گیا بشرطیکہ رجوع الی الحق نہ کرے صفحہ ۱۲۶ [illegible] آٹھم کی بدزبانی سے یقین ہوگیا کہ مسلمان اس کے دشمن ہوگئے مارا جائیگا الہام ہوگیا کہ چھ برس میں اس پر عذاب نازل ہوگا جو خارق العادت ہے۔

[illegible] حال ایک طویل مدت قرار دینا جیسے لیکھرام اور آتھم کی موت کی [illegible] بالائی [illegible] سے کام لینا مثلاً آتھم کو وہ دھمکیاں دیں کہ بھاگتا پھرا [illegible] رجوع الی الحق کر دیا [illegible] کی لڑکی سے نکاح کے باب میں یہ خیال کیا کہ خوشامدوں اور [illegible] آ گیا صفحہ ۱۹۴ پہلو دار الفاظ کا استعمال جیسے ہاویہ اور رجوع الی الحق [illegible] الہام میں اگر وقوع ہوگیا تو مقصود حاصل ہے ورنہ [illegible] دوسرا پہلو [illegible] عفت الدیار محلہا ومقامہا کے معنی پہلے طاعون کے لکھے پھر [illegible] لگے تو اس کے وہی معنے مشتہر کر دئے ص ۴۰

[illegible] الہام میں دھوکا دیکر ایک [illegible] حاصل کیا اور [illegible] واقع باتیں گھڑ لینی جیسا کہ [illegible] الہام [illegible] کو بھی ذلیل [illegible]

بالائی تدابیر سے عاجز کرنا مثلاً تین برس میں ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھ کر اس غرض سے بھیجا کہ پانچ روز میں اس کا جواب دو جو ممکن نہ تھا اور اعلان دیدیا کہ یہی معجزہ ہے ص۲۱۸

ابتدا میں کمال جرأت اور انتہا میں گریز جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت پیشگوئی کی کہ پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے وہ ہرگز نہ آئیں گے اگر آئیں تو ایک لاکھ بندرہ ہزار روپے ان کو دئے جائیں گے۔ اور جب آ گئے تو گالیاں دیکر گریز کر گئے ص۲۲۶

بعض الہاموں کا ایک جز ثابت ہوتا ہے اور اکثر حصہ غلط اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین بھی ان کو خبر دیتے ہیں ص۴ جس طرح ابن صیاد نے بجائے دخان درخ کی خبر دی تھی۔

کبھی تخمینہ سے الہام بنایا گیا جو غلط نکلا مثلاً دیکھا کہ طاعون ملک میں پھیل رہا ہے الہامی پیشگوئی کردی کہ دو سال میں طاعون پنجاب میں آ جائیگا مگر نہ آیا ص۳۵

قرآن کی تحریف کی تدبیر

سب سے پہلے اس کی ضرورت ہوئی کہ تفاسیر ساقط الاعتبار کر دیجائیں چنانچہ لکھا کہ تفاسیر موجودہ فطرتی سعادت اور نیک روشی کے مزاحم ہیں جنہوں نے مولویوں کو خراب کر دیا ص۲۲ اور احادیث کو بیکار محض بنا دیا۔ اور اجماع کی نسبت کہدیا گو اس میں اولیا بھی داخل ہوں مگر وہ معصوم نہیں ہو سکتا ص۱۴۳ جب یہ دلائل تو جن پر اہل سنت وجماعت کا مدار تھا بیکار کر دی گئیں تو اب شیطان کو روکنے والا کون اس کے ساتھ ہی الہام ہو گیا الرحمن علم القرآن ص۱۹ یعنی ان کے خدا نے خود ان کو قرآن کی تعلیم کر دی۔ اور تعلیم کیا ہے کہ انبیا ساحر تھے اور معجزے مسمریزم اور شعبدہ

جس کا ذکر ہر مسلمان قرآن میں پڑھتا ہے بے اصل و غیر ذالک - اور لکھتے ہیں کہ معارف قرآن بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں - مگر یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو کشف والہام ہمیشہ غلط اور مصنوعی ثابت ہوا کریں اُن کے ذریعے سے جو معارف پیدا ہوں گے وہ تحریفات ہیں - ناموں میں تصرف کرکے خود مصداق بنجاتے ہیں چنانچہ قولہ تعالے مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنی شان میں کہدیا کیونکہ خود احمد ہیں اور الہام کی رو سے رسول بھی ہیں - اور یا عیسے انی متوفیک ورافعک کا خطاب اپنی نسبت فرماتے ہیں - کیونکہ الہام سے عیسے بن چکے ہیں - محرف کتابوں کو پیش کرکے قرآن کے معنی بدل دیتے ہیں - ص ۴۸ حقیقت کی جگہ مجاز اور مجاز کی جگہ حقیقت لیکر انی متوفیک ورامانۃ اللہ میں تحریف کردی ۳۵۳ بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دعوے کرکے چند الہاموں کی جوڑ لگادی اور خاتم النبیین بن گئے -

خاتم الانبیاء بننے کی تدبیر

الہام ہوا یا احمد [illegible] اور فرماتے ہیں میں مثیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں - اور فرماتے ہیں میں ظلی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۵۳ پھر ان الہاموں کی بھی بار ۵۰۲ کردی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات سے ہیں مثلاً وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

لولاک لما خلقت الافلاک - یا ایہا المدثر - انا فتحنا لک فتحاً مبینا

زوجنا کہا - وغیرہ الہامات مذکورہ -

مرزا صاحب کو حضرت کی ظلیت کا دعوے ہے اور اسی بنا پر حضرت کی خصوصیات کے بھی مدعی ہیں - مگر یہ امر مشاہدہ ہے کہ ظل پر کوئی بات اگر ظاہر ہوتی ہے تو اسی قسم کی ہوتی ہے

جو اصل یعنی ذی الظل میں محسوس ہو مثلاً حرکت اور شکل من وجہ پھر اس کے کیا معنی کہ حضرت کی خصوصیات کا تو دعوے ہے اور امور محسوسہ بالکلیہ مفقود ایک ہی بات دیکھ لیجئے کہ وہاں دنیا سے من جمیع الوجوہ اجتناب مشاہد تھا اور یہاں ہمہ وجوہ انہماک استغراق محسوس ہے۔ مرزا صاحب نے خاتم النبیین بننے کا ایک طریقہ یہ بھی نکالا کہ میں فنا فی الرسول ہوں ۵۷ھ مگر عقل سلیم اسکو بھی ہرگز قبول نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی رضاجوئی میں ہمہ تن مستغرق ہیں چنانچہ اقسام کے چندے اسی غرض سے کئے جاتے ہیں کہ جو روپیہ حاصل ہو اُن کو پہنچے سو نیکے زیوروں سے ان کو لادد یا فرزندوں کو محروم کر کے اپنے املاک پر ان کو قابض کر دیا حالانکہ اس قسم کی کوئی بات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں پائی گئی۔ الغرض یہ استغراق وانہماک ان کا بہ آواز بلند کہ رہا ہے کہ مرزا صاحب فنا فی الرسول تو ہرگز ہو نہیں سکتے

پیسہ پیدا کرنے کی تدبیر

یوں تو جتنی تدابیر اور کارروائیاں مرزا صاحب کی ہیں سب سے مقصود اصلی اور علت غائی یہی ہے جس پر اُن کی طرز معاشرت گواہ ہے ۳۷ف مگر اُن میں سے چند وہ تدابیر لکھی جاتی ہیں جن کو اس مسئلے سے زیادہ خصوصیت ہے۔ باوجودیکہ مرزا صاحب کو عیسٰے اور مہدی اور امام الزمان اور مجدد اور محدث وغیرہ ہونے کا دعوے ہے جن کے مدارج دین میں نہایت اعلیٰ ہیں مگر انہوں نے روپیہ فراہم کرنیکی غرض سے حارث یعنی کسان بننے کو بھی قبول کر لیا ہرچند حارث کے معنی وہ زمیندار لکھتے ہیں۔ مگر کتب لغت سے اسکی غلطی ثابت ہی چنانچہ غیاث و نفائس وغیرہ میں معنی مصرح ہیں حارث یعنی مزارع ہی جسکو ہندی میں کسان کہتے ہیں۔ اور کسان

ایک ایسی ذلیل قوم سے ہے کہ زمینداروں کے نوکروں کے نزدیک بھی اُن کی کوئی وقعت
نہیں اقسام کی تصویریں اپنی اور اپنے اہل بیت کی اور خاص جماعت کی اتروا کر بیچتے ہیں
جس سے لاکھوں روپے کی آمدنی متصور ہے ۳۸ف منارۃ المسیح جس میں گھڑی اور لالٹین
لگائی گئی اُس کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپے کا چندہ کیا گیا ۲۲ف مسجد اور مدرسے
کے لئے چندہ جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہے۔ کتابوں کی پیشگی قیمت وصول کر لیجاتی
ہے اور کتاب نذار و ۳۸ف ایک کتاب کے دو نام رکھ کر دونوں کی قیمت وصول
کیجاتی ہے ۲۴ف براہین کا غذات اور کاپی نویس کے واسطے ڈھائی سو روپے
ما [illegible] کا چندہ ۲۲ف [illegible] کی قیمت لاگت سے تگنی چوگنی رکھی جاتی ہے ۴۳ف
[illegible] پیشگی [illegible] اور اثر نذارد ۴۳ف اموال و املاک و زیورات وغیرہ
کی زکوۃ [illegible] سب اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اپنی تصنیفات اس سے
خریدی جائیں۔ [illegible] نام چندہ مع زکوۃ بلا حساب مرزا صاحب ہی کے پیٹ
میں ہضم [illegible] پھر جب اہالیان سیالکوٹ نے آمد و خرچ کے انتظام
[illegible] آکر جواب دیا گیا میں کسی کا خزانچی ہوں
[illegible] ہوئی تو جواب دیا گیا بھٹیارا ہوں ۱۵س
مرزا صاحب [illegible] لنگر میں چندہ نہ دے وہ اسلام سے خارج ہے ک ۲۷
قیمت کتب [illegible] اشتہار دلوا دیا کہ امام وقت و خلیفۃ اللہ کو بنیوں بقالوں
[illegible] حساب سے کیا کام گو وہ مال غنیمت تھا۔ ۴۳ف فرماتے
[illegible] اوتی خیرا کثیرا۔ اس کی معنی یہ ہیں خدا جس کو چاہتا ہے
[illegible] حکمت دی اسکو بہت سا مال دیا گیا ۴۱ی اور

فرماتے ہیں دوسرا حصہ انبیا اور اولیا کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے ؏ ۵۴ یہ تدبیر قابل ملاحظہ ہے کیونکہ کوئی مرید اور امتی مرزا صاحب کا ایسا نہیں جسکو مرزا صاحب کی حکمت اور ولایت بلکہ نبوت کا اقرار نہیں۔ اس سلئے اُن پر فرض ہوگا کہ جس طرح انہوں نے دمشق کا منار قادیان میں بنوا کر اپنے نبی کی عیسویت کی تکمیل کی اسی طرح اپنے نبی کے آخری حصۂ عمر میں بہت سا مال دے کر دولت کے درجۂ کمال تک ان کو پہنچا دینگے تاکہ اپنے نبی کی حکمت اور ولایت کی تکمیل ہو جائے مگر یاد رہے کہ یہ منارۃ المسیح نہیں کہ دس بارہ ہزار روپے سے کام چل جائے۔ اگر دس بیس لاکھ روپیہ بھی مرزا صاحب کی نذر کریں تو بھی اس زمانے کے لحاظ سے وہ بہت سا مال اور دولت بمرتبہ کمال نہیں ہوسکتی اس زمانے میں ادنے مہاجن کروڑ ہا روپے کا مالک ہے۔ اس موقع میں ہم سچی پیشگوئی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مال و دولت میں ہرگز اُس یہودی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے جو اس زمانے میں دولتمندی میں کامل سمجھا گیا جس کا حال اخباروں میں درج ہے۔

ایک مقبرے کی بنیاد ڈالی جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور اُس میں دفن ہونے کی یہ شرط لگائی کہ دفن ہونے والا اپنی جائداد کے دسویں حصّے کی وصیت کر دے ؏ ۵۲ اب ایسا کوئی شقی ہوگا کہ اس حقیر بضاعت کو دینے میں دریغ کرکے ہمیشہ کیلئے بہشت کا حصہ خرید نہ کرے۔ اس کے بعد صرف ایک الہام کی ضرورت ہے کہ جو اس بہشتی مقبرے میں دفن نہ ہو وہ دوزخی ہے اور وہ غالباً اس عرصے میں ہو گیا ہوگا یا آئندہ موقع پر ہو جائیگا۔

مرزا صاحب کے استفادات

یوں تو مرزا صاحب کی طبیعت خود جدت پسند اور اختراعات پر قادر ہے مگر اس کا انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر فن میں ابتدائً اساتذہ سے استفادے کی ضرورت ہے۔ البتہ کثرت ممارست و مزاولت سے جب ملکہ پیدا ہوتا ہے تو پھر کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں رہتی اسی وجہ سے براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام کی تصنیف کے زمانے کی نسبت اندنوں کی کارروائیاں مرزا صاحب کی روز افزوں ترقی کر رہی ہیں۔ جیسا کہ الحکم وغیرہ سے ظاہر ہے۔ اب ہم اُن کے ابتدائی زمانے کی چند تقلیدیں بیان کرتے ہیں۔

حیلے

ابن تومرت نے ونشریسی کو جو ایک فاضل جید تھا ایک مدت تک دیوانہ بنا رکھا پھر موقع پر اسکو عالم بنا کر ہزاروں مسلمانوں کو تباہ کیا ص ۳۳ اسحق کئی سال گونگا رہکر ایک دوا کے استعمال سے نبی بن بیٹھا ص ۲۱ رسالۂ الہامات مرزا میں مرزا صاحب کی کارروائیاں قابل دید ہیں جن کی نظیریں متقدمین میں بھی مل نہیں سکتیں۔ اُن کی پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں ص

واقعات میں تصرف

یوذاسف مدعی نبوت نے ابراہیم علیہ السلام کے واقعات مندرجۂ قرآن میں تصرف اور الٹ پھیر کرکے ان کو مجوسی قرار دیا۔ اسی طرح مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے

واقعات میں تصرف کرکے ان کو ساحر قرار دیتے ہیں ص ۱۲۶

عزلت ریاضت اظہار تقدس

ص ۳۲۲
بولس مقدس عیسائیوں کے دین کو خراب کرنے کی غرض سے سلطنت چھوڑ کر فقیر بن گیا خوزستانی اپنے قرابت دار کو امام زمان بنانے کے لئے زہد و تقوے میں اپنے کو بے نظیر ثابت کیا ص ۳۲۵ اسحق نبوت حاصل کرنے کی غرض سے دس برس کنگا اور کس مپرسی حالت میں مشقتیں گوارا کرتا رہا ص ۳۲۶ فاضل ونشریسی ابن تومرت کو امام زمان ثابت کرنے کے لئے ایک مدت دراز پاگل اور دیوانہ بنا رہا ص ۳۳۴ چنانچہ یہ سب اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب بھی ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی ایک مدت دراز عزلت اختیار کی۔ جس میں براہین احمدیہ کی تصنیف اور مذاہب باطلہ کی کتابیں اور اُن کی کامیابیوں کے طریقے دیکھتے اور تدبیریں سوچتے رہے اور وہ تقدس ظاہر کیا کہ غیر مقلد علما کو بھی اپنے الہام منوا کر چھوڑا گو وہ لوگ ایک مدت کے بعد اُن کی غرض پر مطلع ہو کر علیحدہ ہو گئے۔

امور غیبیہ مثل کشف و الہام وغیرہ

ہر زمانے میں جھوٹے دغل باز ہوا کرتے ہیں جن کا کام اظہار امور غیبیہ مثل کشف الہام خواب وغیرہ کے چل نہیں سکتا جو صرف حسن ظن سے مان لئے جاتے ہیں۔ اگر حسن ظن کرنیوالوں سے پوچھا جائے کہ ان کا کشف و الہام تو نہ محسوس ہے نہ عقل سے اس کا ثبوت ہو سکتا ہے تو اُن سے سوائے اس کے کچھ جواب نہ ہوسکیگا کہ ایسے مقدس شخص کیوں جھوٹ کہینگے

اسی وجہ سے پہلے اُن لوگوں کو اپنا تقدس ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہوتی ہے
مرزا صاحب جو تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا دعوے الہام آلہی کی رو سے پیدا ہوا ص ۱۶۲
سو یہ کوئی نئی بات نہیں بوتس نے سلطنت چھوڑنے کا سبب اسی کشف کو بنایا تھا
کہ عیسے علیہ السلام نے تشریف لاکر مجھ پر لعنت کی اور میری بصارت چھین لی جس سے
میں ان کی حقانیت کا قائل ہوکر فقیر ہو گیا ص ۳۱۷ اسحق اخرس نے جو اپنی نبوت ایک
بڑی قوم میں قائم کرلی اسی کشف کی بدولت تھا کہ کشفی حالت میں فرشتوں نے نبی
بنا دیا ص ۳۲۲ ونشریسی اسی کشف کے ذریعہ سے تقریباً ۱۰۰۰۰۰ لاکھ مسلمانوں کو قتل کرڈالا ص ۳۲۵
فرقہ بزیغیہ کے سب لوگ قائل تھے کہ ہم اپنے اموات کو ہر صبح وشام دیکھ لیا
کرتے ہیں ص ۳۵ مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں کے بھی دعوے ہیں کہ خواب میں
اُن کی حقانیت کی تصدیق ہو جاتی ہے اور بعض مریدوں کے خواب میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمایا کرتے ہیں کہ مرزا مسیح موعود اور خلیفۃ اللہ ہیں اُن کی تصدیق فرض ہے ص ۳۵۱

تعلیم من اللہ

مرزا صاحب متعدد مقاموں میں الہام وغیرہ کی رو سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ
خود ان کو قرآن کی تعلیم کرتا ہے ص ۳۲۲ مرزا صاحب تو ذی علم شخص ہیں اخرس اور
ونشریسی نے تو اس دعوے کو اعجاز کے طور پر ثابت کر دکھایا تھا ص ۳۲۴

عقلی معجزہ

ابن تومرت نے فریب اور دغا بازی کا نام معجزہ رکھا ص ۳۳۱ بہا فرید نے ایک قمیص

چین سے لاکر اس کو معجزہ قرار دیا ص۳۲۹ اسحق اخرس نے نئی قسم کا روغن منہ پر لگا کر اسکو معجزہ قرار دیا ص۳۲۲ سلیمان مغربی کبوتروں کے ذریعہ سے پوشیدہ خط بھیجکر ہر شخص کا فرمائشی کھانا اپنے گھر سے منگواتا اسی عقلی معجزے سے لوگ اُس کے معتقد تھے ص۱۳۰ مرزا صاحب ایسی ہی بدنما تدابیر کا نام عقلی معجزے رکھ کران کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیتے ہیں ص۷ اسود عنسی مدعی نبوت نے گدھے کے اتفاقی طور پر گر نے کو اپنا معجزہ قرار دیا تھا۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی اتفاقی امور مثل طاعون وغیرہ کو معجزہ قرار دیتے ہیں ص۱۳۲ جو کلیں امریکہ یورپ وغیرہ میں ایجاد ہوتی ہیں وہ بھی انہیں کا معجزہ ہے ص۱۳۴ فرماتے ہیں حجاز ریلوے اپنی عیسویت کی علامت ہے ص۱۳۴ ۔

پیش گوئی

ابن تومرت پیشگوئی کے وقوع کو اپنے امام الزمان ہونے کی دلیل قرار دیا تھا ص۲۳۲ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں باوجودیکہ سچی ثابت نہیں ہوتیں مگر اُن کو اپنی نبوت کا معجزہ قرار دیتے ہیں ص۲۲۳

مامور من اللہ ہونا

اخرس نے اپنا مامور من اللہ ہونا فرشتوں کے قول سے ثابت کیا تھا ص۳۲۳ مرزا صاحب ترقی کر کے فرماتے ہیں کہ خود خدا نے بالمشافہ ان کو یہ حکم دیدیا ہے ص۲۸۹ ۔

صفحہ ۳۴۷

امام الزمان

مغیرہ نے پہلے امام الزمان ہونے کا دعوے کیا تھا لیکن بالآخر اُس کی نبوت تسلیم کرلی گئی
اسی بنا پر مرزا صاحب ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی
رسول محدث مجدد سب داخل ہیں یعنی یہ سب مدارج خود بدولت میں موجود ہیں۔
اسی وسعت کے لحاظ سے مرزا صاحب اب اسی لقب سے ذکر کئے جاتے ہیں۔ مگر
معلوم نہیں کہ مرزا صاحب انہیں چند معنوں پر کیوں قناعت فرماتے ہیں۔ ابوالخطاب اسدی
نے تو اس لفظ کے معنے میں الوہیت کو بھی داخل کرلیا تھا چنانچہ اس کا قول ہے کہ
امام زمان پہلے انبیا ہوتے ہیں پھر اللہ ہو جاتے ہیں ص ۳۴۹ مرزا صاحب بھی نبوت سے
ایک درجہ اوپر ترقی کر گئے ہیں۔ چنانچہ خدا کی اولاد کا ہم رتبہ اپنے کو بتلاتے ہیں اب
صرف ایک ہی زینے کی کسر رہ گئی ہے مقنع کے گروہ کا عقیدہ ہے کہ دین فقط امام زمان
کی معرفت کا نام ہے ص ۳۴۸ مرزا صاحب کا گروہ اس سے بھی ترقی کر گیا ہے اس لئے
کہ اُن میں کے بعض حضرات نے علی روس الاشہاد کہدیا کہ جس حمد کے ساتھ مرزا صاحب کا
ذکر نہ ہو تو وہ شرک ہے کف ۲۵ احمد کیا ل اپنی قوت علمی کے لحاظ سے امام الزمان ہونیکے لیے
یہ شرط لگائی کہ وہ عالم آفاق وانفس کو بیان کرے اور آفاق کو اپنے نفس پر منطبق کرد کھائے
مگر مرزا صاحب ضرورۃ الامام میں اس کی چھے شرطیں بیان فرماکر لکھتے ہیں کہ وہ سب شرطیں
مجھ میں موجود ہیں اس لئے میں امام الزمان ہوں۔ شرطیں یہ ہیں۔
(۱) قوت اخلاقی۔ ناظرین سے توقع کی جاتی ہے کہ تھوڑی محنت گوارا کرکے اسی فہرست
میں مرزا صاحب کی خوش اخلاقی کا حال ملاحظہ فرمالیں جس سے اذا فات الشرط
فات المشروط خود پیش نظر ہو جائیگا۔

(۲) امامت یعنی پیش روی کی قوت" مگر ایک عام قوت ہے جو کافروں کے اماموں میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ اس باب میں وہ پیش رو رہا کرتے ہیں کہ نہ خدا کی بات مانی جائے نہ رسول کی بلکہ دین میں طعن وتشنیع ہوا کرے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے وان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم یعنی اگر وہ عہد شکنی کریں اور تمہارے دین میں طعن کریں اُن کے اماموں کو قتل کر ڈالو۔ اب غور کیجئے کہ مرزا صاحب ہمارے دین میں کس قدر طعن کرتے ہیں کہ خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں پکڑتے ہیں اور تمام محدثین وصحابہ وتابعین وغیرہم کو مشرک قرار دیتے ہیں وغیر ذلک اب وہ مسلمانوں کے امام کیونکر ہوسکتے ہیں۔ قیامت کے روز ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔ خواہ مسلمان ہو یا کافر چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے یوم ندعو کل اناس بامامہم اور نیز حق تعالے وما امر فرعون برشید یقدم قومہ یوم القیمۃ فاوردہم النار یعنی فرعون اپنی قوم کے آگے آگے رہکر ان کو دوزخ میں پہنچا دیگا۔ الحاصل پیش روی کی قوت مرزا صاحب کے مفید مدعا نہیں۔

(۳) بسطۃ فی العلم" مرزا صاحب کی علمی غلطیوں کی فہرستیں لکھی گئی ہیں جن کا آجتک جواب نہ ہوا اُن کے سوا متفرق غلطیاں اور بھی ہیں۔ یہ شرط بھی فوت ہے ص ۳۱۹/۲۱۴

(۴) کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ سست ہونا" جتنے جھوٹے امامت ونبوت وغیرہ کا دعوے کرنے والے گذرے سب کی یہی حالت تھی۔ چنانچہ اسی کتاب کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ بعضوں نے جان تک دیدی مگر اپنے دعووں سے نہ ہٹے

(۵) قوت اقبال علی اللہ یعنی مصیبتوں کے وقت خدا کی طرف جھکتے ہیں جن کی دعاؤں سے ملاء اعلی میں شور اور ملائکہ میں اضطراب پڑ جاتا ہے" مرزا صاحب کی دعاؤں کا

حال بھی ملاحظہ فرما لیا جائے کہ کیسی کیسی مصیبتوں اور ضرورتوں کے وقت اُن کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور اُن کے مخالفوں کی ہر دعا قبول ہوگئی۔

(۶) کشوف والہام کا سلسلہ" الہاموں کا بھی حال ملاحظہ فرما لیا جائے کہ کسقدر غلط اور خلاف واقع ہوا کرتے ہیں۔

رسالت منقطع نہیں

ابو منصور نے یہ بات نکالی کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوسکتی ص ۱۴۳ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ممکن نہیں کہ خدا پتھر کی طرح خاموش رہے ی ۲۹۴ -

وحی

آیۂ شریفہ واوحی ربک الی النحل کو صحابہ و تابعین وغیرہم ہمیشہ پڑھا کرتے تھے مگر کسی نے یہ دعوے نہیں کیا کہ ہم پر وحی اترتی ہے سب سے پہلے مسیلمہ کذاب نے دعوے کیا کہ مجھ پر وحی اترتی ہے ص ۱۲۷ اس کے بعد بحسب ضرورت جھوٹے نبیوں میں یہ سنت جاری ہوگئی مسیلمہ کذاب نے پورا مصحف اپنے وحیوں کا لکھا تھا جو مسجع تھا مرزا صاحب بھی ایک کتاب مسجع لکھ کر جس طرح قرآن معجزہ ہے اس کو اپنا معجزہ کہتے ہیں جس کا نام ہی اعجاز مسیح رکھا ہے ص ۱۲۸ -

نبوت

مسیلمہ کذاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مان کر اپنی نبوت کا بھی دعوا کرتا تھا ص ۱۲۸ اسحق اخرس کا قول ہے کہ فرشتوں نے اس کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے انبیا کے

خاتم تھے اور تم اس ملت کے نبی ہو جس کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہو سکتا اس لئے ظلی نبی ہو۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا تسلیم کر کے نبوت کا دعوے کرتے ہیں۔

صلوۃ

سجاح مدعیۂ نبوت نے جب مسیلمہ کذاب کے ساتھ نکاح کیا تو کمال مسرت کی حالت میں اسکو صلی اللہ علیک کہا ص ۳۲۳ یہی کلمہ مرزا صاحب کی امت بھی ان کے نام کے ساتھ استعمال کرتی ہے۔

معارف قرآنی

مغیرہ نے قرآن کے معارف جو لکھے ہیں قابل دید ہیں مثلاً آیہ شریفہ انا عرضنا الامانۃ میں جو امانت مذکور ہے وہ یہی کہ علی کرم اللہ وجہہ کو امام ہونے نہ دینا۔ اس کو انسان یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم وجہول تھے ص ۲۴ سید احمد خاں صاحب نے بھی قرآن کے معارف دل کھول کر بیان کئے کہ جبرئیل اور ابلیس صرف انسانی قوتوں کے نام ہیں اور نبی ایک قسم کے دیوانے کو کہتے ہیں وغیر ذلک ص ۲۴۳۔ احمد کیال کی معارف دانی سب سے بڑی ہوئی تھی کیونکہ علم میں بھی وہ ید طولے رکھتا تھا ص ۳۵۲ مرزا صاحب نے بھی اس قسم کے معارف بہت سارے لکھے ہیں۔ چنانچہ سورۂ انا انزلنا کے معارف سے ثابت کر دیا کہ امریکہ اور یورپ میں جتنی کلیں ایجاد ہوئیں وہ سب آپ کی نشانیاں ہیں۔ اور آیہ شریف مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں

وغیر ذلک اگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب کا خیال درست ہے آدمی دماغ پریشانی کرکے محنت اٹھائے اور اس سے کوئی نفع حاصل نہ کرے تو وہ بھی ایک قسم کی یاوہ گوئی ہے۔

عقلی استدلال

بولس مقدس نے عقلی دلیل پیش کی کہ خدا نے تمام جانور آدمیوں کو ہدیہ بھیجا ہے سب کو قبول کرنا اور کھانا چاہیے سب نے اس دلیل کو قبول کر لیا اسی طرح اور بھی عقلی دلیلیں پیش کرکے دین عیسائی کو بدل دیا ص ۸۲ مرزا صاحب بھی ایسی ہی عقلی دلیلیں پیش کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کرۂ زمہریر سے بچ کر آسمانوں پر کیونکر گئے اور اگر وہاں وہ زندہ ہیں تو اُن کے کھانے پینے اور پاخانے کا کیا انتظام ہے۔

آیتوں کا مصداق بدل دینا

خوارج آیتوں کی شان نزول اور مصداق بدل دیا کرتے تھے چنانچہ ان کا قول ہے کہ آیۂ شریفہ ومن یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ابن ملجم قاتل علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی ص ۳۵۹ اسیطرح مرزا صاحب آیۂ برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد وغیرہ کو اپنی شان میں قرار دیتے ہیں۔

آیتوں سے جھوٹا استدلال

ابو منصور نے قولہ تعالےٰ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا سے استدلال کیا کہ ہر چیز حلال ہے اس لئے کہ اس سے نفس کی تقویت ہے ص ۳۴۱

اسی طرح مرزا صاحب سورۂ انا انزلناہ سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کرتے ہیں اس قسم کے استدلالوں میں مرزا صاحب کو ملکہ حاصل ہے۔

اپنی تعلی

ابن تومرت فخر کرتا تھا کہ میری جماعت میں ایک ذلیل شخص یعنی ونشریسی کا سینہ مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتوں نے شق کر کے قرآن وحدیث وعلوم لدنیہ سے بھر دیا ص۳۲۳

ابو الخطاب اسدی کا قول تھا کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو جبرئیل اور میکائیل سے افضل ہیں ص۳۴۹ مرزا صاحب نے اس قسم کی سخاوت تو نہیں کی مگر اپنی ذاتی تعلی کی غرض سے یہ تو لکھدیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں غلطیاں کھائیں اور صدہا انبیا کے کشف غلط ثابت ہوئے بخلاف اپنے کشف کے کہ غلطی کا احتمال ہی نہیں اسلئے کہ خدائے تعالے منہ سے پردہ ہٹا کر صاف طور سے باتیں کیا کرتا ہے ص۲۹۵ اسیوجہ سے اُن کے الہام دوسروں پر حجت ہیں ص۱۶۳ احمد کیال جو امام زمان کہلاتا تھا اس کا دعوی تھا کہ میں عالم کی تکمیل کے واسطے آیا ہوں اور میرا نام قائم رکھا گیا ابتک جو متضاد کیفیتیں عالم میں تھیں اب وہ سب باطل ہو جائینگی اور روحانی جسمانی پر غالب ہو جائیگا یعنی قیامت قائم ہوگی ص۳۵۲ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوتا تو آسمان ہی پیدا نہ ہوتا ص۱۱ اور خدا نے اُن سے فرمایا کہ تیرا نام تمام ہوگا میرا نام تمام نہ ہوگا ص۱۱ اور فرماتے ہیں قرآن اُٹھ گیا تھا ثریا سے میں اُسے لایا ہوں۔ ص۲۹۶ احمد کیال کا قول تھا کہ انبیا اہل تقلید کے پیشوا تھے اور قائم یعنی خود اہل بصیرت کا پیشوا ہے ص۳۵۲ اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں تمام عوالم کا جامع ہوں ص۳۵۲ مرزا صاحب نے دیکھا کہ درخت پہاڑ اور جانور وغیرہ

سکے جامع ہونے سے کیا فائدہ اس لئے اُن میں سے وہ چند امور کیلئے جو مفید اور بکار آمد ہوں مثلاً عیسویت موسویت نبوت رسالت مجددیت امامت وغیرہ اور پیشوا ایسی امت کا ایسا ہی جو قطعی جنتی ہے صں ۲۱ -

قدرت

عمیر بیان مدعی نبوت کمال افتخار سے کہتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو اس گھاس کو ابھی سونا بنا دوں صں ۵۷ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسے کے معجزے عمل مسمریزم سے تھے اگر یہ عمل قابل نفرت نہ ہوتا تو ان اعجوبہ نمائیوں میں ان سے کم نہ رہتا صں ۵۷ مغیرہ کا دعوے تھا کہ میں اسم اعظم جانتا ہوں اس سے مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں صں ۳۴

بنان ابن سمعان تمیمی کا دعوے تھا کہ میں اسم اعظم کے ذریعہ سے زہرہ کو بلا لیتا ہوں صں ۳۴

مرزا صاحب کا دعوے ہے کہ مجھے تو کن فیکون دیا گیا ہے۔ ۵۳۹ یعنی جس معدوم کو چاہوں کن کہکر موجود کرسکتا ہوں - اور اجابت دعا دی گئی ہے جو کچھ خدا سے مانگتا ہوں فوراً مل جاتا ہے صں ۳۴۵ -

خدا کی صاحبزادگی

فیثا غورس کا دعوے تھا کہ میں اپنے خدا کا بیٹا ہوں۔ مرزا صاحب نے مقصود پر نظر کرکے فرمایا کہ میں خدا کی اولاد کا ہم رتبہ ہوں کیونکہ پرستش بے تمیز اسکے لحاظ سے ہوا کرتی ہے صں ۳۵ چنانچہ یہانتک تو نوبت پہنچ گئی ہے کہ جس جگہ کے ساتھ مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو وہ شرک ہے

خدا کو دیکھنا

مغیرہ مدعی نبوت کا کنایتاً دعوے تھا کہ میں نے خدا کو دیکھا ہے صن ۳۴۰ مرزا صاحب کا بھی یہی دعوے ہے کہ خدا سے باتیں کرتے وقت وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اس وقت خدا کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اتار دیتا ہے صن ۲۹۵ مرزا صاحب نے یہ تو نہیں لکھا کہ اُس وقت میری آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں اس سے کنایتاً یہ دعوے ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اس روشن چہرے کو وہ دیکھ ہی لیتے ہیں۔

تکفیر

اخرس کا قول ہے کہ جو شخص بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھ پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے صن ۳۲۴ مرزا صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔ خوارج کبار صحابہ کی تکفیر کرتے تھے صن ۳۵۰ مرزا صاحب بھی صحابہ کے اعتقادات مرویہ کو شرک بتاتے ہیں۔

اعداد حروف

مرزا صاحب کو ناز ہے کہ وہ اعداد حروف سے اپنے مطالب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اسکا موجد فرقۂ باطنیہ ہے جو اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔

ناموں میں تصرف

ذکرویہ ابن یحییٰ اپنا نام محمد ابن عبد اللہ ظاہر کرکے مہدی موعود بنا اس لئے کہ احادیث میں امام مہدی کا یہی نام وارد ہے صن ۳۲ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرا نام بھی اللہ

کے نزدیک یہی ہے اور عیسے یہی ہے اس لئے میں مہدی بھی ہوں اور عیسے بھی ہوں

ابو منصور کا قول تھا کہ یہ اور رحم خنزیر وغیرہ چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت حرام تھی

اسی طرح صلوٰۃ صوم زکوٰۃ اور حج چند اشخاص کے نام تھے جن کی محبت واجب تھی اس لئے

نہ کوئی چیز حرام ہے نہ کوئی عبادت فرض ص ۳۴۱ سید احمد خاں صاحب بھی جبرئیل اور ابلیس

و شیاطین آدمی کے قوی کا نام رکھکر فرشتوں اور شیاطین کے وجود سے منکر ہوگئے ص ۳۴۳

مرزا صاحب نے اسلام کو یتیم کا لقب دیکر زکوٰۃ لینے کا استحقاق ثابت کیا کیونکہ وہ

اسلام کو پرورش کر رہے ہیں۔ اور نیز قادیان کا نام دمشق رکھکر عیسے کا اس میں اترنا

ثابت کر دیا۔ اور گورنمنٹ اور پادریوں کا نام دجال رکھکر بڑے دجال کی نشانیوں سے

سبکدوش ہو گئے۔

تحریک قوائے انسانی

باطنیہ قائل ہیں کہ ہر زمانے میں نبی اور وصی کی تحریک سے نفوس اور اشخاص شرائع

کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں ص ۳۵۶ مرزا صاحب اسی بنا پر اپنے زمانہ ولادت سے

یہ تحریکیں ثابت کرتے ہیں۔

بروز

مرزا صاحب جو مسئلہ بروز کے قائل ہیں سو انہوں نے اس مسئلہ میں فیثاغورس کی پیروی کی ہے ص ۳۰۴

یہ چند تقلیدیں بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھی گئیں اگر مرزا صاحب کی تصانیف بغور

دیکھی جائیں اور مدعیان نبوت و امامت و الوہیت وغیرہ کے احوال و اقوال پیش نظر

ہوں تو اس کی نظیریں بکثرت مل سکتی ہیں۔ عقلمند طالب حق کیلئے جس قدر لکھی گئیں وہ بھی کم نہیں حق تعالےٰ بصیرت عطا فرمائے۔

تعارض

لکھتے ہیں کہ قرآن کا مبدل ہونا محال ہے کیونکہ ہزارہا تفسیریں اس کی موجود ہیں ص ۱۱ اور ظاہر ہے کہ تفسیریں معنوی تحریف سے روکتی ہیں ورنہ یوں فرماتے کہ لاکھوں قرآن موجود ہیں۔ پھر انہیں تفاسیر کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہیں انہوں نے مولویوں کو خراب کیا ص ۲۲

لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا شرک اختیار کرنا خدا کی پیشگوئی کی رو سے محال ہے اور ان کا تنزل ممکن نہیں ص ۴۳ ی ۱۱۰۔

پھر لکھتے ہیں کہ میرا منکر کافر اور مردود اور اسلام سے خارج ہے یعنی اب کل مسلمان کافر ہوگئے ص ۵۳ سے

لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دنیا میں اتریں گے اور گمراہی کو نیست و نابود کر دینگے ص ۱۵

پھر لکھتے ہیں کہ مسیح فوت ہوگیا اور یہ دونوں الہام ہیں یعنی خدا نے اُن سے کہا ص ۲۶

لکھتے ہیں میں اپنے مخالفوں کو کاذب نہیں سمجھتا ص ۲۳۸ پھر لکھتے ہیں وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

لکھتے ہیں میں تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں ص ۲۸۷ پھر لکھتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں نیا دین لایا ہوں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بلکہ بعض انبیا سے افضل ہوں ح ۱۴۷ ع۔

فرماتے ہیں مجھے اخلاقی قوت اعلےٰ درجے کی دی گئی ص ۴۰ مگر علما کو گالیاں اتنی دیتے ہیں کہ اُن کی ایک فہرست مرتب ہوگئی ص ۴۴ ع۔

۱۷۰۹۶

لکھتے ہیں کہ بغیر قرآن کے عقل سے واقعات نہیں معلوم ہو سکتے صٓ ۱ اور مخالف قرآن و اناجیل عیسٰے علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے اور بھاگ جانیکا واقعہ دل سے گھڑ لیا

لکھتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا۔ اور اس کے بھی قائل ہیں کہ معجزہ شق القمر دکھایا گیا صٓ ۱۲۳ ۔

لکھتے ہیں کہ ہر پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھولی گئی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ حضرت پر ابن مریم اور دجال وغیرہ کی حقیقت نہیں کھولی گئی صٓ ۲۶۷ ۔

لکھتے ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث بخاری میں نہونے کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں۔ اور ایک مجہول فارسی قصیدہ قابل وثوق ہے صٓ ۲۷۲ ۔

لکھتے ہیں کہ انجیلوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اور ایک ذرہ ہم ان کو شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے صٓ ۲۷۷ ۔

لکھتے ہیں کہ سیح علیہ السلام کے نزول پر صحابہ کا اجماع نہیں اگر ہو تو تین چار سو صحابہ کا نام لیا جائے۔ مگر چودھویں صدی کے شروع مسیح آنے پر اجماع ہے کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خانصاحب کی رائے ہے کہ شاید چودھویں صدی کے شروع میں مسیح اتر آئیں صٓ ۲۸۲ یعنی ان دو رایوں سے اجماع منعقد ہو گیا۔

لکھتے ہیں احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں والظن لایغنی من الحق شیئا یعنی اُن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہو سکتی ف ۹ پھر لکھتے ہیں کہ ایک حصہ کثیرہ دین کا احادیث سے ثابت ہے ف ۱۱

لکھتے ہیں کہ جو حدیث بخاری میں نہ ہو وہ قابل اعتبار نہیں ف ۱۴۹ اور خود مسند امام احمدؒ اور ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان کی سے کہ فردوس دیلمی وغیرہ

کی حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں ف ۶۴ ۔

بخاری شریف وغیرہ کے راویوں میں یہ احتمال نکالتے ہیں کہ ممکن ہے
کہ انہوں نے قصداً یا سہواً جھوٹ کہدیا ہو اور اپنی حدیث کا ایک ہی راوی ہے
اور اُس کی تعدیل کنھیا لال مراری لال اور بوٹا وغیرہ سے کراتے ہیں ۔ ف ۱۷
بڑے دجال کے باب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں کہ وہ پانی برسائیگا اور خوارق عادات
اُس سے ظہور میں آئینگے ۔ اُس پر لکھتے ہیں کہ یہ اعتقاد شرک ہے کیونکہ اُس سے
انما امرہ ان یقول لہ کن فیکون اُس پر صادق آجائیگا اور اپنی نسبت کہتے ہیں
کہ مجھے بھی کن فیکون دیا گیا ہے ف ۵۸

اذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم انت قلت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قال ماضی کا صیغہ ہے
اور اُس کے اول اِذ موجود ہے جو خاص ماضی کے واسطے آیا ہے ۔ اور
جب انہوں نے لکھا کہ مجھے وحی ہوئی عفت الدیار محلہا و مقامہا اور اُس کے
معنی یہ ہیں کہ عمارتیں نابود ہو جائینگی تو اُس پر اعتراض ہوا کہ عفت ماضی کا صیغہ
ہے تو جواب میں لکھتے ہیں کہ ماضی بمعنی مستقبل آتی ہے جیسا کہ حق تعالے
فرماتا ہے ۔

انبیا علیہم السلام وغیرہم پر اُن کے حملے	وغیرہ کی تالیفات قابل التفات نہیں ع ۹۰ مسلمان مشرکانہ خیال کے عادی ہیں ص ۲۶۷ ۔
سوائے اپنی تالیفات کے امام غزالی ح	حقیقت انسانیہ پر فنا طاری ہوگئی ف (۶۲)

تمام مسلمان اسلام سے خارج ہیں ص ۱۲۹

ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک معمولی انسان تھا
جو فن میں آکر غلطی کھائی۔ ۱۳۸ ع

ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ مفسرین نے
حق تعالے کی استاذی کا منصب اپنے
لئے قرار دیا۔ ص ۳۴۶

نواس ؓ پر اور اُن کی روایت پر
جو عیسے علیہ السلام کے نزول کے بارے
میں مسلم شریف میں مروی ہے اقسام کے
حملے۔ ص ۱۲۷

جائز ہے کہ حدیثوں کے راویوں نے
عمداً یا سہواً خطا کی ہو۔ ص ۲۷

بخاری اور مسلم میں بھی حدیثیں موضوع
ہیں۔ ص ۱۴۹

احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن
ہیں جس سے کوئی بات ثابت نہیں
ہوسکتی۔ ص ۲۷

تفسیریں بیہودہ خیالات ہیں۔ ص ۲۲

انبیاء کے معجزے مکروں کے مشابہ
محجوب الحقیقت ہیں۔ ص ۷۰

انبیا سے سہو و خطا ہوتی ہے ص ۲۶۷

انبیا پیشین گوئی میں غلطی
کھاتے ہیں۔ ص ۱۱۳

موسے علیہ السلام مسمریزم سے
مردے کو حرکت دیتے تھے جس کا
ذکر قرآن میں ہے یعنی
ساحر تھے۔ ص ۵۴

ابراہیم علیہ السلام نے مسمریزم
سے چار پرندوں کو بلا لیا تھا
جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ ص ۶۱

عیسے علیہ السلام کو مسمریزم میں
کچھ مشق تھی۔ ص ۵۵

عیسے علیہ السلام مسمریزم سے قریب الموت
مردوں کو حرکت دیتے تھے۔ ص ۵۰

مسمریزم قابل نفرت ہے ورنہ اُس میں بھی
میں مسیح سے کم نہ رہتا۔ ص ۲۹۹

عیسے علیہ السلام بائیس برس اپنے باپ
یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کرتے

رہے اس لئے کھلونے کے چڑیاں
بناتے تھے۔ صن ۳

عیسٰے علیہ السلام کے دادا سلیمان
علیہ السلام تھے۔ ص ۳۰۰

اگر مسیح اس زمانے میں ہوتا تو جو میں
کرسکتا ہوں ہرگز نہ کرسکتا اور اللہ کا
فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پایا ص ۳۰
چارسو نبیا کا کشف جھوٹا ثابت
ہوا۔ ص ۱۵۵

وہ چارسو شخص بت پرست تھے
جن کا کشف غلط تھا ان کو انبیا میں
داخل کیا۔ ۱۴۲ ع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حقیقت
عیسٰے اور دجال اور یاجوج وماجوج
اور دابۃ الارض کی منکشف نہ ہوئی ص ۱۱۵
حضرت کا کلام لغو اور بے معنے۔ ۲۸۲

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی غلط بیانی۔ ص ۱۴۲

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھاکر

فرمایا اس کا بھی اعتبار نہ کیا۔ ص ۱۱۸
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف میں
غلطی۔ ص ۲۲۷

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم
کثیف تھا۔ ص ۱۹۴

قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ عیسٰے
علیہ السلام مٹی سے پرندے بنا کر زندہ
کرتے تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔ ص ۶۴
قرآن شریف میں جو مذکور ہے کہ
عیسٰے علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے
تھے وہ مشرکانہ خیال ہے۔ ص ۶۰
زمین پر قیامت ہونا جو قرآن میں مذکور
ہے وہ بیہودہ خیال ہے ص ۱۵۳
اناجیل محرفہ سے قرآن کی تکذیب ۹۴
طب کی کتاب سے قرآن کا رد ص ۲۷
۱۰۳
خدا کے تعالے کی تکذیب ص ۱۱۸
خدا کے تعالے پر غلط الفاظ کہنے کا
الزام۔ ص ۱۹۳

قرآنی تعلیمات کو مردود اسلام قرار دیا گیا۔

نشانیوں میں جھگڑنا

حق تعالےٰ فرماتا ہے ومایجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا یعنی سوائے کافروں کے خدا کی نشانیوں میں کوئی جھگڑا نہیں کرتا۔ اب دیکھئے کہ مرزا صاحب نے خدا کی نشانیوں میں کیسے کیسے جھگڑے ڈالدے ہیں۔ اب ان کو کیا کہنا چاہیئے۔ فرماتے ہیں عیسٰے علیہ السلام کو جو نشانیاں دی گئی تھیں اوہام باطلہ تھے ص ۴۲ کافروں وغیرہ سے بڑھ کر ان میں معجزے کی کوئی طاقت نہ تھی ص ۴۳ اولوالعزم انبیاء کے معجزے ایک قسم کے سحر یعنی مسمریزم تھے ص ۴۰ ص ۵۲ ص ۵۴ ص ۶۶ انبیا پیش گوئی کی تعبیر میں غلطی کھاتے تھے و ۱۱۵ خدائے تعالےٰ کھلی کھلی نشانیاں ہرگز نہیں دکھاتا ص ۸۰ جس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنی کھلی کھلی نشانیاں قرآن میں مذکور اور حق تعالےٰ آیات بینات فرماتا ہے وہ سب نعوذ باللہ خلاف واقع ہیں فرماتے ہیں کہ یا عیسٰے انی متوفیک ورافعک جو قرآن میں ہے وہ میری نسبت ہے۔ ل ۱۹۲۔ انبیا کے معجزات مکروں کے مشابہ محجوب الحقیقت ہیں ص ۷ پرانے معجزے مثل کتھا کے ہیں جس کا ایمان عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح قصوں اور کہانی کے سہارے ہو یعنی معجزوں پر اس کے ایمان کا کچھ ٹھکانا نہیں ص ۲۶۷

افترا علی اللہ

حق تعالےٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افترے علے اللہ کذبا یعنی جو اللہ کی افترا کرے
اُس سے بڑھ کر کون ظالم۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ کافر سے بھی زیادہ تر وشقی ہے ص ۱۶۲
مرزا صاحب بھی خدائے تعالےٰ پر ہمیشہ افترا کیا کرتے ہیں چنانچہ چند یہاں لکھے
جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ قرآن میں خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ ۱۸۵۶ء میں
کلام اللہ آسمان پر اُٹھا لیا جائیگا۔ ص ۲۷

اتھم کے باب میں خدا نے کہا کہ وہ پندرہ مہینے میں مریگا حالانکہ نہ مرا ص ۱۸۱
ص ۱۸۵ ص ۱۸۶۔

لیکھرام کے باب میں خدا نے خبر دی کہ وہ خارق العادت موت سے
مریگا حالانکہ ایسا نہ ہوا۔ اور عبارت الہام غلط ہونے سے تو یقیناً افترا ثابت
ہو گیا ص ۱۹۲۔

مرزا احمد بیگ صاحب کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کو خدا نے کہا بلکہ
انا زوجنا کہا کہ نکاح بھی کر دیا جو نشانی مقرر کی تھی وہ غلط نکلی اور اس
لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہو گیا۔ خدا نے قرآن میں جو فرمایا ہے کہ
مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سو وہ رسول میں ہوں۔ خدا نے بارہا
مجھے فرمایا کہ جو دعا تو کرے میں قبول کروں گا۔ حالانکہ اشد ضرورت کے
وقت ہمیشہ اُن کی دعائیں رد ہوتی ہیں۔ کن فیکون خدا نے مجھ کو دیا ص ۵۳
پھر اس کن سے کون سے خرق عادت دکھلائے۔ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں

خدا نے مجھکو دین حق دیکر بھیجا ہے ۵۳

اور خدا منہ سے پردہ ہٹا کر باتیں اور ٹھٹے کرتا ہے خدا نے کہا کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا

مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واہل اسلام

حق تعالے فرماتا ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین

لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولے ونصلہ جھنم یعنی جو مخالفت کرے رسول کی جب کھل گئی اوس پر راہ ہدایت اور مسلمانوں کے رستے کے سواء دوسرا رستہ چلے تو جو رستہ اس نے اختیار کر لیا ہے ہم اس کو وہی رستہ چلائے جائینگے اور آخر کار اس کو جہنم میں داخل کر دینگے ص ۵۴ -

مرزا صاحب نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی مخالفت کا ایک عام طریقہ اور قاعدہ ہی ایجاد کر دیا ہے - کہ حدیث اگر صحیح بھی ہو تو مفید ظن ہے و الظن لا یغنی من الحق شیئاً جس کی شرح فرماتے ہیں کہ ظن سے کوئی حق بات ثابت نہیں ہوتی جس سے لازم آگیا کہ کوئی حدیث قابل اعتماد و عمل نہیں - بلاتردد اُس کی مخالفت کی جائے - اور مسلمانوں کی مخالفت کا طریقہ یہ ایجاد کیا کہ اور تو اور خود تمام مسلمانوں کا اجماع بھی کسی مسئلہ پر ہو جائے تو وہ بھی خطا سے معصوم نہیں اور ظاہر ہے کہ جس بات میں خطا کا احتمال ہو اُسکے عمل پیرا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ایسی بات قابل اعتماد و اعتقاد ہو سکتی ہے

پھر جو احادیث و اقوال صحابہ و تابعین و علما اُن کی غرض کو پوری نہیں ہونے دیتے ان کو اپنے مصنوعی الہاموں سے باطل ٹھیرا کر ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا جو غیر سبیل المؤمنین ہے اور اس کی کچھ پروا نہ کی کہ اُن احادیث و اقوال کو تمام اُمت مرحومہ نے قبول کر لیا ہے۔ اس کا ثبوت اسی فہرست کے مضامین فضائل ادعائی مرزا صاحب وغیرہ مقامات سے بخوبی مل سکتا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ الغرض رسول اللہ علیہ وسلم اور مومنین کی مخالفت کو انہوں نے اعلےٰ درجے تک پہنچا دیا۔ اس پر بھی اگر وہ مقتدا ہی مانے جائیں تو قسمت کی بات ہے۔

تمّت